﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیْہِ مَنْ یَّشَآء﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقاماً مَحْمُوْداً﴾ (بنی إسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۶ جمعۃ المبارک ۲۴؍ستمبر ۱۹۹۹ء شمارہ ۳۹
۱۳؍جمادی الثانی ۱۴۲۰ ہجری ☆ ۲۴؍تبوک ۱۳۷۸ ہجری شمسی

توبہ کی برکت

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا:
جب بندہ توبہ کرتا ہے اور نادم ہوتا ہے اور اللہ کی توحید کا اقرار کرتا ہے تو اس کو بخش دیا جاتا ہے۔
(صحیح بخاری کتاب اللباس باب الثیاب البیض)

ہندوستان میں اس سال (۱۰۲۰) نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ۔ ۱۴ نئی مساجد کی تعمیر

۲۷ مساجد بنی بنائی عطا ہوئیں۔ ان کی اس سال کی بیعتوں کی تعداد ۱۷ لاکھ دس ہزار ۳۴۴ ہے

غانا میں امسال ۱۲۹ نئے مقامات میں احمدیت کا نفوذ۔ ۱۳۰ مساجد کا اضافہ

آئیوری کوسٹ میں اس سال (۱۵۰) نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ۔ ۴۲۶ مساجد کا اضافہ

بورکینا فاسو میں اس سال (۶۷۷) مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا۔ ۸۱۰ مساجد کا اضافہ

دعوت الی اللہ کے ثمرات اور اس سلسلہ ظاہر ہونے والے اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت پر مشتمل معجزات ونشانات کے تعلق میں بعض ممالک کا خصوصی ذکر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کے دوسرے اجلاس سے خطاب کا خلاصہ)

(قسط نمبر ۳)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:
دعوت الی اللہ کا اجمالی ذکر اس سے پہلے صفحات میں کیا جا چکا ہے لیکن عملاً خدا کے فضل سے دعوت الی اللہ کی راہ میں کیا کیا معجزات رونما ہوئے ہیں اور کیا نشان ظاہر ہو رہے ہیں ان کی چند مثالیں ملک وار آپ کے سامنے پیش کی جا رہی ہیں۔ ایک تو ان کو سن کر احباب جماعت کے ایمان بڑھیں گے۔ دوسرے اعداد وشمار کے ذکر والے دن بہت سے لوگ پوری توجہ قائم نہیں رکھ سکتے۔ جب دلچسپ واقعات ان کو سنائے جائیں تو پھر ہمہ وقت ان کی توجہ قائم رہتی ہے۔
حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مگر مجھے تو لگ رہا ہے کہ خدا کے فضل سے پہلے ہی سے جماعت کی توجہ پوری طرح قائم ہے اور نظر آ رہا ہے کہ سب لوگ خدا کے فضل کے ساتھ اچھی طرح سمجھ رہے ہیں۔

ہندوستان:

حضور نے فرمایا کہ: ہندوستان میں امسال ۱۰۲۰ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے جن میں سے ۱۷۸ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔ ہندوستان گزشتہ سال کی طرح امسال بھی نئے علاقوں میں نفوذ اور جماعتوں کے قیام کے لحاظ سے ساری دنیا میں سر فہرست ممالک میں شامل ہے۔ ہندوستان میں بنی بنائی مساجد بھی عطا ہو رہی ہیں۔ امسال ایسی ۲۷ مساجد عطا ہوئی ہیں۔ نئی مساجد کی تعمیر کا منصوبہ بھی جاری ہے۔ دوران سال ۱۴ نئی مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ ۹ تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ تبلیغی مراکز کی کل تعداد ۸۳ ہو گئی ہے۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

قرضوں کی ادائیگی کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے اور ہر قسم کی خیانت اور بے ایمانی سے دور بھاگنا چاہئے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۷؍ستمبر ۱۹۹۹ء)

لندن (۱۷؍ستمبر) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ آل عمران کی آیت ۷۶ کی تلاوت اور ترجمہ پیش فرمایا اور اس تعلق میں احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

لندن (۱۲؍ستمبر) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی اطلاع کے مطابق:-
"آج خدا کے فضل سے کل کی نسبت کمزوری کم ہے اور جو علاج بہترین میسر ہے وہ کیا جا رہا ہے"۔
(۱۶؍ستمبر) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے موصولہ تازہ رپورٹ یہ ہے کہ:
"ڈاکٹروں کی رپورٹ کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بہت بہتر ہے اور کمزوری بھی کم ہوئی ہے۔ الحمد للہ۔ علاج باقاعدگی سے ہو رہا ہے"۔
احباب جماعت اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کی کامل وعاجل صحت یابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

بقیہ:خطاب جلسہ سالانہ از صفحہ اول

ہندوستان کو امسال دعوت الی اللہ کے میدان میں غیر معمولی کامیابیاں نصیب ہوئی ہیں۔ان کی بیعتوں کی مجموعی تعداد سترہ لاکھ دس ہزار ۳۴۴ ہے۔جبکہ گزشتہ سال یہ تعداد چھ لاکھ ۴۹ ہزار ۴۳۹ تھی۔ گویا اس سال دگنے سے بھی اضافہ ہوا ہے۔ الحمدلله ثم الحمدلله اللهم زد وبارك وثبت اقدامهم۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ علاقہ وار قابل ذکر امور کے تعلق میں مولوی تنویر احمد خادم صاحب نگران دعوت الی اللہ ہماچل بیان کرتے ہیں:

"مکرم بدرالدین صاحب صدر جماعت احمدیہ ضلع اُونہ کا ایک رشتہ دار جس کا نام مولوی بشیر احمد ہے اور پاکستان میں رہتا ہے اس کو جب یہ معلوم ہوا کہ ہماچل انڈیا میں رہنے والے ان کے رشتہ دار احمدیت میں شامل ہو گئے ہیں تو اس نے پاکستان کے مولویوں سے اس بات کا ذکر کیا جس پر مولوی چنیوٹی نے پندرہ ہزار روپیہ نقد دے کر اور ویزے لگوا کر اسے ہماچل اس وعدہ کے ساتھ بھجوایا کہ وہ اپنے رشتہ داروں کو احمدیت سے توبہ کروائے۔اس طرح مولوی بشیر پندرہ روز کا ویزہ لے کر ہماچل آیا۔دن رات اس نے نو احمدی رشتہ داروں کے ساتھ بحث کی لیکن نومبایعین نے خدا کے فضل سے احمدیت کی صداقت پر عمدہ دلائل دئے۔جب اس کو اپنے مقصد میں کامیابی نہ ملی تو پریشانی کے عالم میں وہ سگریٹ پر سگریٹ پھونکتا رہا۔اس طرح وہ ایک ایک دن میں کئی کئی ڈبیاں سگریٹ کی استعمال کرتا تھا۔ہر ملنے والا اس کی یہ حالت دیکھ کر یہی کہتا تھا کہ اس کا دماغی توازن بگڑ گیا ہے۔بالآخر وہ یہاں سے ناکام و نامراد واپس گیا اور جاتے وقت اس نے اس بات کا اقرار کیا کہ مجھے مولوی منظور چنیوٹی نے ویزہ لگوا کر دیا اور ساتھ ۱۵۰۰۰ روپے نقد اور بہت سے حوالہ جات کی فوٹو کاپیاں بنوا کر دیں مگر افسوس ہے کہ میں یہاں سے ناکام لوٹ رہا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس سے آپ کو اندازہ ہو گا کہ منظور چنیوٹی بھی کتنی ڈھیٹ ہڈی ہے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کی طرح اس کی بھی جوتیاں گھس گئی ہیں جماعت کو روکتے روکتے لیکن احباب جماعت کی جوتیاں گھس گئی ہیں جماعت میں آتے آتے خدا کے فضل سے۔

محمد شفیع صاحب صوبائی امیر کرناٹک انڈیا بیان کرتے ہیں کہ:

"شہر کے ایک علاقہ میں ہمارے ایک نو احمدی دوست کی محلّہ کی مسجد کے مولوی نے شدید مخالفت کی یہاں تک کہ ان کے ہندو مالک مکان کو مقامی مسجد میں بلوا کر ڈرایا دھمکایا گیا کہ وہ اس احمدی سے مکان خالی کروا لیں۔اس دوران یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ آئندہ جمعہ کا خطبہ جماعت اور اس نو احمدی کے خلاف دیا جائے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس مولوی کے مقدر میں کچھ اور ہی فیصلہ لکھ رکھا تھا۔یہ مولوی اپنے گھر سے مسجد کے لئے روانہ ہوا کہ راستہ میں ایک سکوٹر نے ٹکر مار دی۔ شدید زخمی ہوا اور دو دن زندہ رہ کر فوت ہو گیا۔ نومبایعین نے مخالفین سے کہا کہ یہ تو ابھی ابتداء ہے آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔اس پر مخالفین نے شدید رد عمل کا اظہار کیا اور کہا کہ اچھا ہم اس عالم کی تدفین کے بعد تم سے انتقام لیں گے۔یہ سارے شریر جنازہ کے ساتھ کار پر روانہ ہوئے۔راستہ میں کار الٹ گئی اور اس میں موجود سارے مخالفین احمدیت شدید زخمی ہو گئے۔اس طرح اللہ تعالیٰ نے واپسی پر انتقام کی تعلّی کرنے والوں کو خود ہی عبرت کا نشان بنا دیا"۔

منیر احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ بھارت لکھتے ہیں:

"جماعت احمدیہ ضلع بیجاپور کا ایک شخص جس کا نام اسحاق انگڑی تھا اور وکالت کرتا تھا احمدیت کا شدید ترین مخالف تھا۔جہاں بھی احمدیت کا وفد جاتا اور تبلیغ کرتا یہ وکیل وہاں پہنچ جاتا اور جماعت کے خلاف لوگوں کو اکساتا اور مخالفت میں شدت پیدا کر دیتا تھا۔وکیل کا علاقہ میں اچھا اثر ورسوخ تھا۔اس لئے تمام لوگ اس کی بات ماننے پر مجبور ہوتے تھے۔ایک روز صوبہ کرناٹک کے امیر صاحب نے ایک مجلس میں عبدالجبار ملاّ کی وساطت سے اس وکیل کو خدا کے عذاب سے ڈرایا اور ملاّ صاحب کو کہا کہ وکیل کو جا کر سمجھا دو کہ خدا کے دین کی مخالفت چھوڑ دے ورنہ خدا کی گرفت قریب ہے۔وہی عذاب اور گرفت ہے جس سے صدر پاکستان ضیاءالحق بھی بچ نہ سکا۔لیکن اس کے باوجود وکیل نے اپنی مخالفت کا سلسلہ جاری رکھا۔

ایک دن یہی مخالف احمدیت اپنے نو آدمیوں کے ساتھ اپنی گاڑی میں سفر پر تھا۔اس کو جلد پہنچنا تھا۔ڈرائیور کو کہنے لگا کہ گاڑی تیز چلاؤ۔گاڑی تیز رفتاری سے جا رہی تھی کہ اچانک سامنے سے ایک ٹرک آیا جس کے نتیجہ میں گاڑی اپنا توازن کھو بیٹھی۔وکیل انگڑی نے اپنی جان بچانے کے لئے دروازہ کھول کر اچانک چھلانگ لگا دی جس کے نتیجہ میں اس کا سر سنگلاخ زمین پر ٹکرا کر چکنا چور ہو گیا۔باقی گاڑی کو خدا نے بچا لیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جس کو مارنا تھا اپنے بچنے کی کوشش میں ہی وہ مارا گیا۔اس طرح یہ احمدیت کا دشمن خدا کی گرفت کا شکار ہو کر ایک عبرتناک نشان بن گیا"۔

صوبائی امیر آندھرا پردیش لکھتے ہیں:

"گزشتہ سال قادیان کے جلسہ سالانہ پر مخالفین کی طرف سے روکیں ڈالنے کے باوجود دس ہزار نومبایعین نے شرکت کی تھی۔ آندھرا سے بھی نومبایعین کو جلسہ پر جانے کے لئے بہت روکا گیا اس کے باوجود لوگوں نے شرکت کی۔ایسے ہی ایک زیر تبلیغ معمر بزرگ لال محمد آف راجم پالم ویسٹ گوداوری جائزہ لینے کی غرض سے قادیان کے جلسہ سالانہ پر قافلے کے ساتھ گئے اور وہاں جا کر مخالفین کے غلط پراپیگنڈہ کے برعکس خالص اسلامی ماحول میں نمازوں، ذکر الٰہی اور اسلام کی تعلیمات پر مشتمل تقاریر وغیرہ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ قادیان ہی سے ارادہ کر لیا کہ واپس جا کر اپنے گاؤں کے تمام افراد کے ساتھ جو ان کے زیر اثر تھے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو جاؤں

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

شفادے شفادے، شفاؤں کے مالک

ہماری امیدوں کا مرکز ہے تُو ہی ہمیں اپنی رحمت کے جلوے دکھادے
تو چارہ گروں کو عطا کر بصیرت انہیں مالکا دستِ معجز نمادے
جو ہیں چارہ سازی کے اسرار مولا، کرم سے تو اپنے انہیں سب سکھادے
فراست دماغوں، حصانت ارادوں، بصارت نگاہوں کو دل کو جِلا دے
شفادے شفادے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفادے

یہ کشکول ہے سامنے تیرے رکھا اسے اپنے فضلوں سے بھر دے خدایا
نہ میں تجھ سے مانگوں تو پھر کس سے مانگوں تو سب کو ہے دیتا تو سب کا ہے داتا
تو سب کا ہے ماویٰ تو سب کا ہے ملجا، تو سب کا ہے والی تو سب کا ہے مولا
تو سب کا ہے ساقی ذرا جام بھر بھر کے لطف و کرم کے ہمیں اب پلادے
شفادے شفادے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفادے

کسی گھر کی رونق، کسی دل کی چاہت تو آنکھوں کی پتلی کا تارا ہے کوئی
کہیں ذات سے اپنی بڑھ کے کوئی ہے، کہیں جان سے اپنی پیارا ہے کوئی
کسی کی نگاہوں کا محور ہے کوئی، کسی زندگی کا سہارا ہے کوئی
تو سب جانتا ہے، تجھے سب خبر ہے تو شانِ کریمی کے جلوے دکھادے
شفادے شفادے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفادے

ہے جو روک بھی سامنے سے ہٹادے، ہمارے لئے راہ ہموار کر دے
براہیمی سنت دکھا میرے پیارے، یہ دہکی ہوئی آگ گلزار کر دے
کوئی ناامیدی کا لحہ نہ آئے مجھے اور بھی جو گنہگار کر دے
نویدِ مسرت سنا کر ہمیں اب گرفتہ دلوں کی تو ڈھارس بندھا دے
شفادے شفادے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفادے

کہیں درد کی داستانیں چھڑی ہیں کوئی اپنے زخموں کو سہلا رہا ہے
کہیں چارہ گر خود کو مجبور پا کے کسی دل شکستہ کو بہلا رہا ہے
ہمہ وقت دُھن سوز کے سنتے سنتے مری جان کلیجہ پھٹا جا رہا ہے
ذرا چھیڑ دے ساز "کُن" کو مُغنّی مدھر لے میں نغمہ طرب کا سنادے
شفادے شفادے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفادے

لئے آنکھ میں آنسوؤں کی روانی ترے در پہ کوئی خمیدہ کھڑا ہے
جو اوروں کا دکھ بھی سمیٹے ہوئے ہے بہت دیر سے آبدیدہ کھڑا ہے
ہے سینہ فگار اور سوچیں ہیں زخمی جگر سوختہ دل تپیدہ کھڑا ہے
وہ صبر و رضا کا ہے پیکر تو خود لطف سے اپنے ہر فکر اس کی مٹادے
شفادے شفادے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفادے

خزانے میں تیرے کمی تو نہیں ہے خزینہ ہستی کے وا باب کر دے
تو قادر ہے تو مقتدر ہے خدایا ہمارے لئے پیدا اسباب کر دے
ہیں پژمردہ جو پھول رحمت کی شبنم تو ڈال ان پہ اور ان کو شاداب کر دے
کرشمہ دکھا اپنی قدرت کا پیارے جو بگڑے ہوئے کام ہیں سب بنادے
شفادے شفادے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفادے

(صاحبزادی امتہ القدوس)

"شیخ عجم"

حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شہید افغانستان

کے سوانح حیات (۱۸۵۳ء - ۱۹۰۳ء)

(سید میر مسعود احمد۔ ربوہ)

(دسویں قسط)

بیان واقعہ ہائلہ شہادت مولوی صاحبزادہ عبداللطیف رئیس اعظم خوست غفراللہ لہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"امیر نے حکم دیا کہ شہید مرحوم کے ناک میں چھید کر کے اس میں رسی ڈال دی جائے اور اسی رسی سے شہید مرحوم کو کھینچ کر مقتل یعنی سنگسار کرنے کی جگہ تک پہنچایا جائے۔ چنانچہ اس ظالم امیر کے حکم سے ایسا ہی کیا گیا اور ناک کو چھید کر سخت عذاب کے ساتھ اس میں رسّی ڈالی گئی تب اس رسّی کے ذریعہ شہید مرحوم کو نہایت ٹھٹھے ہنسی اور گالیوں اور لعنت کے ساتھ مقتل تک لے گئے۔ اور امیر اپنے تمام مصاحبوں کے ساتھ اور مع قاضیوں، مفتیوں اور دیگر اہل کاروں کے یہ دردناک نظارہ دیکھتا ہوا مقتل تک پہنچا اور شہر کی ہزارہا مخلوق جن کا شمار کرنا مشکل ہے اس تماشا کے دیکھنے کے لئے گئی۔ جب مقتل پر پہنچے تو شاہزادہ مرحوم کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا اور پھر اس حالت میں جبکہ وہ کمر تک زمین میں گاڑ دئے گئے تھے امیر اُن کے پاس گیا اور کہا کہ اگر تو قادیانی سے جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے انکار کرے تو اب بھی میں تجھے بچا لیتا ہوں ۔ اب تیرا آخری وقت ہے اور یہ آخری موقعہ ہے جو تجھے دیا جاتا ہے اور اپنی جان اور اپنے عیال پر رحم کر۔ تب شہید مرحوم نے جواب دیا کہ نعوذباللہ سچائی سے کیونکر انکار ہو سکتا ہے اور جان کی کیا حقیقت ہے اور عیال و اطفال کیا چیز ہیں جن کے لئے میں ایمان کو چھوڑ دوں مجھ سے ایسا ہرگز نہیں ہوگا اور میں حق کے لئے مروں گا۔

تب قاضیوں اور فقیہوں نے شور مچایا کہ کافر ہے، کافر ہے، اس کو جلد سنگسار کرو۔ اس وقت امیر اور اس کا بھائی نصراللہ خان اور قاضی اور عبدالاحد کمیدان یہ لوگ سوار تھے اور باقی تمام لوگ پیادہ تھے۔

جب ایسی نازک حالت میں شہید مرحوم نے بار ہا کہہ دیا کہ میں ایمان کو جان پر مقدم رکھتا ہوں تب امیر نے اپنے قاضی کو حکم دیا کہ پہلا پتھر تم چلاؤ کہ تم نے کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ قاضی نے کہا کہ آپ بادشاہ وقت ہیں آپ چلاویں۔ تب امیر نے جواب دیا کہ شریعت کے تم ہی بادشاہ ہو اور تمہارا ہی فتویٰ ہے اس میں میرا کوئی دخل نہیں۔

تب قاضی نے گھوڑے سے اتر کر ایک پتھر چلایا جس پتھر سے شہید مرحوم کو زخم کاری لگا اور گردن جھک گئی۔ پھر بعد اس کے بد قسمت امیر نے اپنے ہاتھ سے پتھر چلایا۔ پھر کیا تھا اس کی پیروی سے ہزاروں پتھر اس شہید مرحوم پر پڑنے لگے اور کوئی حاضرین میں سے ایسا نہ تھا جس نے اس شہید مرحوم کی طرف پتھر نہ پھینکا ہو۔ یہاں تک کہ کثرت پتھروں سے شہید مرحوم کے سر پر ایک کوٹھہ پتھروں کا جمع ہو گیا۔

پھر امیر نے واپس ہونے کے وقت کہا کہ یہ شخص کہتا تھا کہ میں چھ روز تک زندہ ہو جاؤں گا اس پر چھ روز تک پہرہ رہنا چاہئے۔ بیان کیا گیا ہے کہ یہ ظلم یعنی سنگسار کرنا ۱۴؍ جولائی کو وقوع میں آیا۔ اس بیان میں اکثر حصہ ان لوگوں کا ہے جو اس سلسلہ کے مخالف تھے جنہوں نے یہ بھی اقرار کیا کہ ہم نے بھی پتھر مارے تھے اور بعض ایسے آدمی بھی اس بیان میں داخل ہیں کہ شہید مرحوم کے پوشیدہ شاگرد تھے۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ اس سے زیادہ دردناک ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کیونکہ امیر کے ظلم کو پورے طور پر ظاہر کرنا کسی نے روا نہیں رکھا اور جو کچھ ہم نے لکھا ہے بہت سے خطوط کے مشترک مطلب سے ہم نے خلاصۃً لکھا ہے۔ ہر ایک قصہ میں اکثر مبالغہ ہوتا ہے لیکن یہ قصہ ہے کہ لوگوں نے امیر سے ڈر کر اس کا ظلم پورا پورا بیان نہیں کیا اور بہت سی پردہ پوشی کرنی چاہی"۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۵۸ تا ۶۰ مطبوعہ لندن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ایک گھنٹہ تک برابر ان پر پتھر برسائے گئے حتیٰ کہ ان کا جسم پتھروں میں چھپ گیا مگر انہوں نے اف تک نہ کی، ایک چیخ تک نہ ماری"۔

(الحکم ۶؍ مارچ ۱۹۰۵ء۔ ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۰ مطبوعہ لندن)

سید احمد نور صاحب کا بیان ہے کہ جب حضرت صاحبزادہ صاحب کو سنگسار کرنے کے لئے لے جایا جا رہا تھا تو ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگی ہوئی تھیں۔ آپ راستہ میں تیزی سے اور خوش خوش جا رہے تھے۔ ایک مولوی نے پوچھا کہ آپ اتنے خوش کیوں ہیں ابھی آپ کو سنگسار کیا جانے والا ہے؟۔ آپ نے فرمایا یہ ہتھکڑیاں نہیں بلکہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دین کا زیور ہے اور مجھے یہ خوشی ہے کہ میں جلد اپنے پیارے مولیٰ سے ملنے والا ہوں۔ (شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول صفحہ ۲۴)

حضرت صاحبزادہ صاحب کو کابل کے باہر شرقی جانب ہندوسوزان کے ایک میدان موسومہ بہ سیاہ سنگ میں سنگسار کیا گیا تھا۔

(شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول صفحہ ۲۴ و قلمی مسودہ صفحہ ۴۸)

جناب قاضی محمد یوسف صاحب کا بیان ہے کہ جب امیر حبیب اللہ خان نے حضرت صاحبزادہ پر لگائے گئے فتویٰ کفر اور سنگساری کی سزا کے کاغذ پر دستخط کر دئے تو سردار نصراللہ خان نے کابل میں موجود ملاؤں کو اطلاع کروا دی اور وہ ارک شاہی کے سامنے جمع ہونے شروع ہو گئے۔ تب حضرت صاحبزادہ صاحب کو مقتل کی طرف لے جایا گیا۔ یہ ہجوم وزارت حربیہ کے سامنے سے گزر کر اس سڑک پر روانہ ہوا جو بالا حصار کو جاتی ہے۔ کابل کے شیر دروازہ سے گزر کر شہر سے باہر آئے۔ بالا حصار کا قلعہ کوہ آسمائی پر واقعہ ہے۔ یہ قلعہ اس وقت بطور میگزین استعمال ہوتا تھا۔ اس کی جانب جنوب ایک پرانا قبرستان ہے جس میں افغانستان کے امراء و رؤسا کی قبریں ہیں۔ اس کے قریب حضرت صاحبزادہ صاحب کو سنگسار کرنے کے لئے ایک گڑھا قریباً اڑھائی فٹ گہرا کھودا گیا جس میں حضرت صاحبزادہ صاحب کو گاڑ دیا گیا۔ گاڑے جانے کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے بلند آواز سے کلمۂ شہادت پڑھا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب پر پہلا پتھر سردار نصراللہ نے چلایا۔ مگر ایک روایت یہ بھی ہے کہ پہلا پتھر قاضی عبدالرزاق ملائے حضور نے پھینکا تھا اور اس کے ساتھ اس نے جوش میں آکر کہا تھا کہ آج جو آدمی اس پر پتھر پھینکے گا وہ جنت میں مقام پائے گا۔

جب حضرت صاحبزادہ صاحب کی پیشانی پر پہلا پتھر لگا تو آپ کا سر قبلہ رخ جھک گیا اور آپ نے یہ آیت پڑھی: "اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ......"۔ آپ کی شہادت ۱۷؍ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ مطابق ۱۴؍ جولائی ۱۹۰۳ء واقعہ ہوئی۔

(عاقبۃ المکذبین حصہ اول صفحہ ۵۰ تا ۵۳)

مکرم رحمت اللہ صاحب باغانوالے۔ بنگہ ضلع جالندھر کی روایت ہے کہ:

"خاکسار دارالامان میں گیا ہوا تھا کہ نماز ظہر کے بعد مکرم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اخبار وطن لاہور میں حضرت مولوی عبداللطیف صاحب افغانی کو شہید کئے جانے کی خبر شائع ہوئی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ یہ اخبار اکثر احتیاط کرتا ہے یعنی بالعموم غلط خبر شائع نہیں کرتا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ ابھی ہمارے اخبار میں کچھ شائع نہ کریں۔ انشاء اللہ ہم خود لکھیں گے"۔ (ملخص از رجسٹر روایات صحابہ جلد ۱ صفحہ ۳۲)

☆......☆......☆

حضرت صاحبزادہ صاحب کا مقام شہادت

مختلف روایات میں جائے شہادت کا ذکر ہے۔ ایک روایت میں اسے ہندوسوزان بتایا گیا اور ایک روایت میں سنگ سیاہ کا میدان کہا گیا ہے۔ یہ دونوں مقامات ایک دوسرے سے زیادہ دور نہیں تھے۔ جناب قاضی محمد یوسف صاحب اگست ۱۹۳۴ء میں ظاہر شاہ کے زمانہ میں کابل گئے تھے ان کی تحقیق درج ذیل ہے:

کوہ آسمائی کے دامن میں شہر کابل واقع ہے۔ کابل شہر کے شیر دروازہ کے باہر بجانب پشاور آدھ میل کے فاصلہ پر جنوب کی طرف ایک ٹیلہ پر بالا حصار واقع ہے۔ اس قلعہ میں گزشتہ زمانہ میں امیر شیر علی رہا کرتا تھا۔ اس کے بعد انگریزی سفیر کی رہائش تھی۔ اس کو افغانوں نے قتل کر دیا اور انگریزوں نے افغانستان پر حملہ کر کے فتح حاصل کی تو انگریزی فوج نے اس قلعہ کو توڑ پھوڑ دیا۔ اس کے بعد یہ میگزین کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ اس کے جنوب میں ایک پرانا قبرستان ہے جس میں کابل کے امراء و رؤساء کی قبریں ہیں۔ اس جگہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو سنگسار کیا گیا تھا۔

(عاقبۃ المکذبین حصہ اول مصنفہ جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر صوبہ سرحد۔ شائع شدہ ۲۰؍ اکتوبر ۱۹۳۱ء صفحہ ۵۲،۵۱)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی شہادت کی خبر قادیان پہنچی تو اس سے ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سخت صدمہ پہنچا کہ ایک مخلص دوست جدا ہو گیا۔ اور دوسری طرف آپ کو خوشی ہوئی کہ آپ کے متبعین میں سے ایک شخص نے ایمان و اخلاص کا یہ اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ سخت سے سخت دکھ اور مصائب جھیلے اور بالآخر جان دے دی مگر ایمان کو ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

(سیرت المہدی حصہ اول ایڈیشن دوم دسمبر ۱۹۳۵ء۔ روایت نمبر ۲۵۹)

سید ناظر حسین صاحب ساکن کالووالی سیداں ضلع سیالکوٹ کا بیان ہے کہ انہوں نے اگست ۱۹۰۳ء میں ماسٹر عبدالحق صاحب مرحوم کے ساتھ قادیان جا کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دستی بیعت کی تھی۔ اس سے پہلے حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ ہوا تھا اور آپ کی شہادت کا قادیان میں بہت چرچا تھا۔ اور یہ بات بھی مشہور تھی کہ امیر حبیب اللہ خان نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قتل کے لئے بھی بعض آدمی قادیان بھجوائے ہیں۔

اگرچہ حضور کا محافظ اللہ تعالیٰ تھا مگر حضور نے ہدایت دی ہوئی تھی کہ احتیاطاً رات کو حضور کے گھر کی ڈیوڑھی میں دو آدمی پہرے کے لئے سویا کریں۔ چنانچہ ایک رات میں اور ماسٹر عبدالحق صاحب حضورؑ کی ڈیوڑھی میں پہرے کی غرض سے

سوئے تھے۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد ۷ صفحہ ۲۲۱)

☆......☆......☆

شہادت کے بعد کابل میں وباء ہیضہ اور بعض دیگر نشانات کا ظہور

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

"صبح ہوتے ہی کابل میں ہیضہ پھوٹ پڑا اور نصراللہ خان حقیقی بھائی امیر حبیب اللہ خان کا جو اصل سبب اس خونریزی کا تھا اس کے گھر میں ہیضہ پھوٹا اور اس کی بیوی اور بچہ فوت ہو گیا اور چار سو کے قریب ہر روز آدمی مرتا تھا۔ اور شہادت کی رات آسمان سرخ ہو گیا"۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۲۷۔مطبوعہ لندن)

"سنا گیا ہے کہ جب شہید مرحوم کو ہزاروں پتھروں سے قتل کیا گیا تو انہیں دنوں میں سخت ہیضہ کابل میں پھوٹ پڑا اور بڑے بڑے ریاست کے نامی اس کا شکار ہو گئے اور بعض امیر کے رشتہ دار اور عزیز بھی اس جہان سے رخصت ہوئے"۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۷۴۔مطبوعہ لندن)

انگریز انجینئر Mr.A Frank Martin نے لکھا ہے کہ قتل کئے جانے سے پہلے ملاّ صاحب نے امیر کی موجودگی میں یہ پیشگوئی کی کہ اس ملک پر ایک بڑی تباہی آنے والی ہے جس کے نتیجہ میں امیر حبیب اللہ خان اور سردار نصراللہ خان کو بھی دکھ پہنچے گا۔

جس روز ملاّ (صاحب) کو قتل کیا گیا اس دن اچانک شام کو نو بجے کے قریب آندھی کا ایک زبردست طوفان آیا جو بہت زور شور سے آدھے گھنٹے تک جاری رہا پھر اچانک جس طرح شروع ہوا تھا تھم گیا۔ رات کے وقت اس طرح آندھی کا آنا غیر معمولی بات تھی۔ عام لوگ اس آندھی کے بارہ میں کہنے لگے کہ یہ ملاّ (صاحب) کی روح کے نکلنے کی وجہ سے ہوا ہے۔

اس کے بعد ہیضہ کی وباء آ گئی۔ سابقہ وباؤں کو مدنظر رکھ کر ہیضہ ابھی چار سال تک متوقع نہیں تھا۔ اور یہ خیال کیا جاتا تھا کہ ہیضہ کی وباء بھی ملاّ (صاحب) کی پیشگوئی کے مطابق آئی ہے۔ اسی وجہ سے امیر حبیب اللہ خان اور شہزادہ نصراللہ خان شدید خوف میں مبتلا ہو گئے۔ انہیں یقین تھا کہ اب ان کی موت بھی آنے والی ہے۔ جب شہزادہ نصراللہ خان کی ایک پیاری بیوی ہیضہ سے فوت ہو گئی تو وہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھا اور غم سے نیم پاگل ہو گیا۔

مقتول ملاّ (صاحب) کے مریدوں کی بڑی تعداد تھی اور وہ بہت رسوخ اور طاقت والے بھی تھے۔ جن دو ملاؤں نے ان کے قتل کئے جانے کا فتویٰ دیا تھا وہ بھی نہایت خوف کی حالت میں زندگی بسر کرنے لگے کیونکہ انہیں ان کے مریدوں کی جانب سے انتقام لئے جانے کا خوف رہتا تھا۔ ان میں سے ایک ملا کو ہیضہ ہوا اور وہ مرتے مرتے بچا۔

جب ۱۹۰۳ء میں وبا پھوٹی تو امیر حبیب اللہ خان نے اپنے والد امیر عبدالرحمٰن خان کے طریق پر فوراً اپنا سامان یعنی فرنیچر اور قالین وغیرہ کابل سے باہر پغمان بھجوانا شروع کر دیا۔ اس کا ارادہ تھا کہ خود بھی اگلے روز کابل سے نکل جائے گا۔

جب کابل شہر کے گورنر کو اس کے ارادہ کا علم ہوا تو وہ امیر کے پاس آیا کہ عام پھیلی ہوئی بے اطمینانی اتنی زیادہ ہے کہ اگر وہ اس موقعہ پر شہر سے باہر چلا گیا تو فوج اور رعایا بغاوت کر دے گی اور وہ پھر کبھی واپس نہ آ سکے گا۔ امیر نے گورنر کا مشورہ مان لیا اور اسے بہ امر مجبوری اپنے محل ارک میں ہی رہنا پڑا۔ اس نے اپنے آپ کو دو کمروں تک محدود کر لیا۔ جہاں صرف نصف درجن منظور نظر درباریوں اور نوکروں کو آنے کی اجازت تھی جو لوگ اسے ملنے آتے انہیں یہ اجازت نہ تھی کہ محل سے باہر نکلیں۔ اسے ڈر تھا کہ وہ باہر سے ہیضہ کا مرض لے آئیں گے۔

چونکہ امیر کابل سے باہر نہیں جا سکا تھا اسلئے سردار نصراللہ خان کو بھی شہر میں اپنے محل میں رہنا پڑا۔ وہ اپنا اکثر وقت جائے نماز پر گزارتا تھا۔

(ملخص مفہوم از کتاب Under the absolute Amir مصنفہ Mr.Frank A Martin صفحہ ۲۰۱ تا ۲۰۴)

مسٹر انگس ہملٹن اپنی کتاب "افغانستان" میں بیان کرتے ہیں کہ:

"۱۹۰۳ء میں افغانستان کے شہر کابل اور شمال و مشرق کے صوبہ جات میں زور شور سے ہیضہ پھوٹ پڑا جو اپنی شدت کے لحاظ سے ۱۸۷۹ء کی وباء ہیضہ سے بدتر تھا۔

سردار نصراللہ خان کی ایک بیوی اور بیٹا اور شاہی خاندان کے کئی افراد اور ہزارہا باشندگان کابل اس وباء سے لقمۂ اجل ہوئے اور شہر میں افراتفری پڑ گئی۔ ہر شخص کو اپنی جان کی فکر لاحق ہو گیا اور دوسرے کے حالات سے بے فکر اور بے خبر ہو گیا۔

('افغانستان' مصنفہ مسٹر انگس ہملٹن صفحہ ۴۵۰۔ بحوالہ عاقبۃ المکذبین حصہ اول صفحہ ۵۷)

☆......☆......☆

حضرت صاحبزادہ صاحب کی شہادت کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انذاری و تبشیری پیشگوئیاں

"صاحبزادہ مولوی عبداللطیف مرحوم کا اس بے رحمی سے مارا جانا اگرچہ ایسا امر ہے کہ اس کے سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے (وما رأینا ظلمًا اغیظ من ھذا) لیکن اس خون میں بہت برکات ہیں کہ بعد میں ظاہر ہونگے اور کابل کی زمین دیکھ لے گی کہ یہ خون کیسے کیسے پھل لائے گا۔ یہ خون کبھی ضائع نہیں جائے گا۔ پہلے اس سے غریب عبدالرحمٰن میری جماعت کا ظلم سے مارا گیا اور خدا چپ رہا مگر اس خون پر اب وہ چپ نہیں رہے گا اور بڑے بڑے نتائج ظاہر ہونگے"۔

(تذکرۃ الشہادتین۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۷۴مطبوعہ لندن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یہ خون بڑی بے رحمی کے ساتھ کیا گیا ہے اور آسمان کے نیچے ایسے خون کی اس زمانہ میں نظیر نہیں ملے گی۔ ہائے اس نادان امیر نے کیا کیا کہ ایسے معصوم شخص کو کمال بیدردی سے قتل کر کے اپنے تئیں تباہ کر لیا۔

اے کابل کی زمین تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ اے بد قسمت زمین تو خدا کی نظر سے گر گئی کہ تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے"۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد ۲۰، صفحہ ۷۴، مطبوعہ لندن)

[illegible] فرمایا:-

"میں خوب جانتا ہوں کہ جماعت کے بعض افراد ابھی تک اپنی روحانی کمزوری کی حالت میں ہیں یہاں تک کہ بعض کو اپنے وعدوں پر بھی ثابت رہنا مشکل ہے لیکن جب میں اس استقامت اور جانفشانی کو دیکھتا ہوں جو صاحبزادہ مولوی محمد عبداللطیف مرحوم سے ظہور میں آئی تو مجھے اپنی جماعت کی نسبت بہت امید بڑھ جاتی ہے کیونکہ جس خدا نے بعض افراد اس جماعت کو یہ توفیق دی کہ نہ صرف مال بلکہ جان بھی اس راہ میں قربان کر گئے اس خدا کا صریح یہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کرے جو صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کی روح رکھتے ہوں اور ان کی روحانیت کا ایک نیا پودہ ہوں جیسا کہ میں نے کشفی حالت میں واقعہ شہادت مولوی صاحب موصوف کے قریب دیکھا کہ ہمارے باغ میں سے ایک بلند شاخ سرو کی کاٹی گئی اور میں نے کہا کہ اس شاخ کو زمین میں دوبارہ نصب کر دو تا وہ بڑھے اور پھولے۔ سو میں نے اس کی یہی تعبیر کی کہ خدا تعالیٰ بہت سے ان کے قائم مقام پیدا کر دے گا۔ سو میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی وقت میرے اس کشف کی تعبیر ظاہر ہو جائے گی"۔

(تذکرۃ الشہادتین۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۷۵، ۷۶)

"میں یقیناً جانتا ہوں کہ اب وقت آنے والا ہے کہ اس کی شہادت کی حکمت نکلنے والی ہے اور میں نے سنا ہے کہ اس وقت چودہ آدمی قید کئے گئے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ عبداللطیف کو ناحق شہید کرایا گیا ہے اور یہ ظلم ہوا ہے، وہ حق پر تھا۔ اس پر امیر نے ان آدمیوں کو قید کر دیا ہے اور ان کے وارثوں کو کہا ہے کہ وہ ان کو سمجھائیں کہ ایسے بیہودہ خیالات سے وہ باز آ جائیں۔ مگر وہ موت کو پسند کرتے ہیں اور اس یقینی بات کو وہ چھوڑنا نہیں چاہتے۔ اگر عبداللطیف شہید نہ ہوا ہوتا تو یہ اثر کس طرح پیدا ہوتا اور یہ رعب کس طرح پر پڑتا۔

یقیناً سمجھو کہ خدا تعالیٰ نے کیسی بڑی چیز کا ارادہ کیا ہے اور اس کی بنیاد عبداللطیف کی شہادت سے پڑی ہے۔...... یہ موت موت نہیں۔ یہ زندگی ہے اور اس سے مفید نتیجے پیدا ہونے والے ہیں۔ ...... یہ نشان ہزاروں لاکھوں انسانوں کے لئے ہدایت اور ترقی ایمان کا موجب ہوگا......... عبداللطیف کے اس استقلال اور استقامت سے بہت بڑا فائدہ ان لوگوں کو ہوگا جو اس واقعہ پر غور کریں گے۔ چونکہ یہ موت بہت سی زندگیوں کا موجب ہونے والی ہے۔ اس لئے یہ ایسی موت ہے کہ ہزاروں زندگیاں اس پر قربان ہیں۔......... عبداللطیف کی موت پر جو موت نہیں بلکہ زندگی ہے تم کیوں خوش ہوتے ہو۔ آخر تمہیں بھی مرنا ہے۔ عبداللطیف کی موت تو بہتوں کی زندگی کا باعث ہو گی مگر تمہاری جان اکارت جائے گی اور کسی ٹھکانے نہ لگے گی......... یہ ہماری جماعت کے ایمان کو ترقی دینے کا موجب ہو گی۔ اس کے سوا اب یہ خون اٹھنے لگا ہے اور اس کا اثر پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے جو ایک جماعت کو پیدا کر دے گا"۔

(الحکم ۲۴/جنوری ۱۹۰۴ء۔ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۲۵۸، ۲۵۹۔ مطبوعہ لندن)

"یہ خون کبھی خالی نہیں جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے مصالح اور حکمتوں کو خوب جانتا ہے......اس خون کے بہت بڑے بڑے نتائج پیدا ہونے والے ہیں"۔(ملفوظات جلد سوم (طبع جدید) صفحہ ۵۱۴، ۵۱۵)

"عجیب بات یہ ہے کہ ان کے بعض شاگرد بیان کرتے ہیں کہ جب وہ وطن کی طرف روانہ ہوئے تو بار بار کہتے تھے کہ کابل کی زمین اپنی اصلاح کے لئے میرے خون کی محتاج ہے۔ اور در حقیقت وہ سچ کہتے تھے کیونکہ سرزمین کابل میں اگر ایک کروڑ اشتہار شائع کیا جاتا اور دلائل قویہ سے میرا مسیح موعود ہونا ان میں ثابت کیا جاتا تو ان اشتہارات کا ہرگز ایسا اثر نہ ہوتا جیسا کہ اس شہید کے خون کا اثر ہوا۔

کابل کی سرزمین پر یہ خون اس تخم کی مانند پڑا ہے جو تھوڑے عرصہ میں بڑا درخت بن جاتا ہے اور ہزارہا پرندے اس پر اپنا بسیرا کرتے ہیں"۔

(تذکرۃ الشہادتین۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۵۳، ۵۴مطبوعہ لندن)

"شاہزادہ عبداللطیف کے لئے جو شہادت مقدر تھی وہ ہو چکی۔ اب ظالم کا پاداش باقی ہے۔ انہ من یات ربہ مجرما فان لہ جھنم لایموت فیھا و لا یحی۔ افسوس کہ یہ امیر زیر آیت من یقتل مومنا مُتَعَمِّدًا داخل ہو گیا۔ اور مومن بھی ایسا مومن کہ اگر کابل کی تمام سرزمین میں اس کی نظیر تلاش کی جائے تو تلاش کرنا لاحاصل ہے"۔

(تذکرۃ الشہادتین۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۰ مطبوعہ لندن)

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

خطبہ جمعہ

نری بیعت اور ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کچھ بھی سود مند نہیں۔

تقویٰ، عبادت اور ایمانی حالت میں فرق کرو

بیعت کے تقاضوں کے متعلق احادیث نبوی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اہم نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۶؍ اگست ۱۹۹۹ء بمطابق ۶؍ ظہور ۱۳۷۸ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم–

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ. يَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ . فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ. فَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَعَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْ تِيْهِ اَجْراً عَظِيْماً﴾.(سورة الفتح آیت ۱۱)

یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھ پر ہے۔ پس جو کوئی عہد توڑے تو وہ اپنے ہی مفاد کے خلاف عہد توڑتا ہے اور جو اس عہد کو پورا کرے جو اس نے اللہ سے باندھا تو یقیناً وہ اسے بہت بڑا اجر عطا کرے گا۔

اسی تعلق میں دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا﴾۔ (سورة الفتح آیت ۱۹) ۔یقیناً اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے تیری بیعت کر رہے تھے وہ جانتا تھا جو ان کے دلوں میں تھا۔ پس اس نے ان پر سکینت اتاری اور انہیں فتح قریب عطا فرمائی۔

یہ عجیب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک توارد ہے کہ میں نے جو خطبات کا مضمون پرائیویٹ سیکرٹری کو اس سے پہلے سے دے رکھا تھا اس میں جلسہ کے بعد شہداء کے خطبات کے بعد جو نیا سلسلہ خطبات کا شروع کرنا تھا وہ بیعت کے مضمون سے ہی ہونا تھا اور یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ عالمی بیعت کے بعد اس سے بہتر مضمون کا انتخاب ممکن نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں کہ وہ توارد فرماتا چلا جاتا ہے اور مضمونوں کو آپس میں باندھتا چلا جاتا ہے۔

پہلی حدیث جو اس ضمن میں مَیں آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں وہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اقامۃ الصلوٰۃ، ایتاء الزکوٰۃ اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر رسول اللہ کی بیعت کی ہے۔ اقامت الصلوٰۃ تو قرآن کے آغاز ہی میں ہے "یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ" تو اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ یہ تو قرآن کریم کے آغاز ہی کا حکم ہے اور جو لوگ واقعۃً اللہ پر ایمان لاتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر رسول اللہ کی بیعت کی ہے۔ اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ ہی دراصل مسلمان کی خیر خواہی کا سبق دیتے ہیں۔ اگر سچے معنوں میں اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ ہو تو ہر مسلمان کی خیر خواہی اسی کے اندر شامل ہے اور اس پر غور کریں تو آپ کو بھی یہ نکتہ سمجھ آئے گا کہ واقعتاً ہر مسلمان کی خیر خواہی کا اقامتِ صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ سے گہرا تعلق ہے۔

دوسری حدیث میں صحیح بخاری کتاب الاحکام باب بیعت النساء سے آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ یہ بھی ایک پہلو سے تشریح طلب ہے جو میں بیان کردوں گا ورنہ کوئی اس کا غلط معنی بھی لے سکتا ہے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے ابو ادریس خولانی نے بتایا کہ انہوں نے عبادہ بن صامت کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہمیں آنحضرت ﷺ نے ایک مجلس میں خطاب کر کے فرمایا کہ تم مجھ سے ان شرائط پر بیعت کرتے ہو تم کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے اور اپنی اولادوں کو قتل نہ کرو گے، بہتان ترازی نہ کرو گے اور معروف بات میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ پس جو کوئی تم میں سے یہ عہد بیعت پورا کرے گا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں مقدر ہے اور جس شخص سے ان گناہوں میں سے کوئی گناہ سرزد ہو اور اسے اسی دنیا میں سزا مل جائے تو یہی سزا اس کے لئے کفارہ ہو گی۔

یہ بہت ہی ایک امید کی روشنی پیدا کرنے والی حدیث ہے کہ گناہ کبائر بھی اگر سرزد ہو چکے ہوں اور اسی دنیا میں ان کی سزا مل جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ آخرت کی جزا کا کفارہ بن جائے گی۔ اور دوسرا فرمایا اگر اللہ تعالیٰ گناہ سرزد ہونے پر اس کی پردہ پوشی فرمائے اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے یعنی پردہ پوشی کے نتیجے میں ظاہری سزا دنیا کی جگ ہنسائی وغیرہ تو اس کو نہیں ملتی لیکن پھر اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر رہتا ہے اس نے کیوں پردہ پوشی فرمائی، کیا اس کا حکم تھا اور آیا وہ قیامت کے دن بھی اس کی پردہ پوشی فرمائے گا یا نہیں۔ چاہے تو اسے سزا دے، چاہے تو معاف فرمادے۔ عبادہ کہتے ہیں ہم نے انہی شرائط پر آپ کی بیعت کی تھی۔

ایک اور حدیث صحیح بخاری سے لی گئی ہے عبادہ بن صامت کی، کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بیعت اس نکتے پر کی کہ سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ ہمیں پسند ہو یا ناپسند ہو۔ اور یہ کہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں کسی اہلِ اَمر سے جھگڑا نہیں کریں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی معاملے میں ان سے اختلاف نہیں کریں گے۔ بعض دفعہ اختلاف دینی اہم امور میں ہوا کرتا ہے۔ اس صورت میں جھگڑے کا ایک یہ معنی بھی لیا جا سکتا ہے کہ اگر وہ دین میں دخل اندازی کریں اور بنیادی امور میں تبدیلی چاہیں تو اس وقت مومن کا فرض ہے کہ وہ اللہ پر توکل کرے اور ان معنوں میں ایک جھگڑا شروع ہو جاتا ہے۔ پس وہ جھگڑا آج کل مثلاً پاکستان میں بہت چل رہا ہے۔ وہ دین کی مبادیات میں دخل دیتے ہیں اور احمدیوں کو روکتے ہیں کہ تم نے یہ کام نہیں کرنا۔ اس معاملے میں احمدی جو ثابت قدم رہتا ہے اس کا حکومت سے ایک جھگڑا اچل پڑتا ہے۔ تو یہاں جھگڑے کا مفہوم ان معنوں میں سمجھ لیں کہ اختلاف شروع ہو جاتا ہے مگر اس اختلاف میں مومن شرافت اور ادب کے پہلو کو نہیں چھوڑتا۔

چنانچہ اس کے معاً بعد فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ تو چونکہ اللہ کا معاملہ پڑ جائے گا تو اختلاف نہ ہونے کے باوجود پھر لاکھ ملامت کوئی کرے ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔

ایک حدیث صحیح بخاری کتاب الاحکام سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین قسم کے لوگوں سے نہ تو کلام کرے گا اور نہ ہی انہیں پاک ٹھہرائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے۔ سب سے بڑی جو خوفناک سزا بیان کی گئی ہے قیامت کے تصور میں وہ یہی سزا ہے۔ فرمایا کون ہیں وہ لوگ۔ ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں اپنی ضرورت سے زائد پانی ہو اور وہ مسافر کو اس کے استعمال سے روکے۔ پس اپنی ضرورت کا پانی رکھنا تو بنیادی ضرورت ہے اگر اس میں سے بھی کوئی حصہ

دیتا ہے تو وہ احسان کرنے والوں میں شمار ہو گا لیکن ضرورت سے پانی زائد ہوتے ہوئے دوسروں کو روکنا یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نگاہ نہیں فرمائے گا۔

دوسرا وہ شخص جو اپنی دنیاداری کی خاطر کسی امام کی بیعت کرے کہ اگر وہ اسے مطلوبہ چیز دے دے تو وہ اس کے ساتھ عہد بیعت نبھائے گا ورنہ اس سے بے وفائی کرے گا۔ اب یہ بھی ہمارا روزمرہ کا تجربہ ہے کہ بعض لوگ یہ شرط کر دیتے ہیں کہ اگر بیعت ہوئی اور ہمارا لڑکا ہو گیا، فلاں بیماری دور ہو گئی، فلاں قسم کے مسائل حل ہو گئے تو ہم عہدِ بیعت پہ قائم رہیں گے ورنہ توڑ دیں گے۔ یہ عہد بیعت ہوتا ہی نہیں۔ وہ تو کرنے سے پہلے ہی ٹوٹ چکا ہوتا ہے اور اس کی سزا بھی اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی رکھی ہے کہ اللہ انہیں قیامت کے دن پاک نہیں ٹھہرائے گا اور ان کی طرف توجہ نہیں فرمائے گا، ان کی طرف رحمت کی نظر نہیں کرے گا۔

ایک اور حدیث ہے جس میں لفظ عصر جو ہے وہ ذرا سا دل میں کھٹکتا ہے، ایک الجھن پیدا کرتا ہے کہ عصر کا کیوں ذکر ہوا۔ فرمایا وہ شخص جو عصر کے بعد بازار میں کوئی چیز فروخت کرنے کے لئے نکلے اور خلاف واقعہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ مجھے اس چیز کی اس قدر قیمت مل رہی تھی حالانکہ اسے وہ قیمت نہ مل رہی ہو اور اس کی قسم پر اعتبار کرتے ہوئے کوئی اس سے مال خریدے۔ اب دن میں کسی وقت بھی کوئی جھوٹی قسم کھا کر کہے مجھے یہ قیمت مل رہی تھی تو وہ ایک قابل سرزنش فعل ہے لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے عصر کو کیوں فرمایا۔

دراصل یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جب دن ڈھل چکا ہو اور خرید و فروخت کا وقت ہاتھ سے جا رہا ہو تو جلدی میں پھر لوگ سودے کر لیا کرتے ہیں اور اس میں پھر قسم کا اعتبار اٹھا لیتے ہیں۔ اب انگلستان میں بھی یہی ہوتا ہے۔ جو شام کے وقت کے سودے ہوتے ہیں وہ افراتفری میں کئے جاتے ہیں کیونکہ اس کے بعد پھر دوکانیں بند ہو جانی ہوتی ہیں۔ پس یہ مراد ہے کہ کوئی شخص اس مجبوری سے کہ دن ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے کسی شخص پر اعتبار کر بیٹھے اور اس قسم کا اعتبار کر لے تو چونکہ خدا کا نام لے کر اس نے یقین دلایا تھا اور خدا کے نام کے احترام میں وہ اس کی بات مان جائے تو یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے جو سودا کرنے والے شخص سے سرزد ہوا۔

ایک اور حدیث ہے یہ صحیح بخاری سے لی گئی ہے۔ حضرت محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ ایک اعرابی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا۔ یہ اعرابی مراد ہے جنگل کے خانہ بدوش قبائل سے تعلق رکھنے والے۔ اور عرض کی اسلام پر میری بیعت لے لیجئے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے اسلام پر اس کی بیعت لی۔ پھر اگلے دن وہ بخار میں تپتا ہوا آیا۔ کہنے لگے مجھ سے عہد بیعت واپس لے لیجئے۔ اب یہ بھی ایک ابتلا ہوا کرتا ہے بعض دفعہ۔ بعض لوگ کہتے ہیں دیکھا تم نے بیعت کی تھی تمہیں بخار چڑھ گیا یا بیعت کرنے کی نیت سے جانے لگے تھے تو بخار چڑھ گیا۔

رجسٹر روایات سے جو میں نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روایات بیان کی ہیں ان میں یہ ذکر ملتے ہیں کہیں۔ تو اس بے چارے کو بھی بیعت کے وقت بخار چڑھ گیا اور یہ اس پر ابتلاء آ گیا۔ وہ سمجھا کہ بیعت کی وجہ سے بخار چڑھا ہے اس نے کہا میری بیعت واپس۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں میں بیعت واپس نہیں کروں گا۔ مطلب یہ تھا کہ شاید ہوش آ جائے اِن بے چارے کو۔ کچھ عرصے کے بعد بخار اترے تو اس کو خیال آئے۔ تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شفقت تھی۔ فرمایا نہیں بیعت نہیں واپس کروں گا۔ پھر فرمایا مدینہ ایک بھٹی کی مانند ہے جو ناپاک چیزوں کو بھسم کر دیتی ہے۔ مدینہ ایک بھٹی کی مانند ہے اس میں آ کے آزمائش ہوتی ہے اور اس میں ناپاک چیزیں جل جاتی ہیں۔

تو اس کا اس بخار والی حدیث سے ایک گہرا تعلق یہ ہے کہ وہ بھی آگ کی بھٹی میں جل رہا تھا اور اس ابتلاء میں اس کا اندرونہ گند جل رہا تھا لیکن اس بے چارے کو علم نہیں تھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے الفاظ میں ایک حیرت انگیز ارتباط پایا جاتا ہے۔ ایک بات دوسری کی طرف چلی جاتی ہے، دوسری تیسری کی طرف غرضیکہ عرفان کے چشمے ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے منہ سے جاری ہیں۔ پھر فرمایا اسکی ناپاک چیزیں خالص ہو جاتی ہیں۔ جب بھٹی میں کوئی چیز جلتی ہے تو اس کی جو پاک چیزیں اس کے اندر ہیں اس میں سے گند نکل جاتا ہے اور وہ پاک و صاف ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ سونے کو جب آگ میں جلاتے ہو تو دیکھیں اس کے ساتھ آلائشیں لگی ہوئی ہوں وہ مٹ جاتی ہیں اور جل جاتی ہیں۔ فرمایا کہ بعض دفعہ انسان کو جو اندرونی عذاب ملتا ہے اس کے نتیجہ میں بھی اس کے خیالات پاک ہوتے ہیں کیونکہ وہ ان کو بار بار دیکھتا رہتا ہے اور پھر الٹ پلٹ کر اندرونی پاکی اختیار کرتا چلا جاتا ہے۔ یہ ایک نفسیاتی کیفیت ہے جس میں سے جو گزرتا ہے اسی کو علم ہے۔

ایک حدیث ہے صحیح بخاری کی۔ حاتم نے یزید سے روایت کی ہے کہ میں نے سلمہؓ سے پوچھا حدیبیہ کے دن تم نے کس نکتہ پر آنحضرت ﷺ کی بیعت کی تھی۔ کہنے لگے موت پر۔ بہت بڑی بات ہے۔ بیعت کا خلاصہ یہ ہے کہ موت پر بیعت کی تھی۔ اس پر ایک جملہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی تعلق میں بیان فرمایا ہے۔ ”صحابہ تو بیعت ہی جان قربان کرنے کی کیا کرتے تھے“۔ جب جان ہی کسی اور کی ہو گئی تو پھر کیا شرطیں بیچ میں حائل رہ جائیں گی۔ سب کچھ اسی کا ہو گیا اور یہی بیعت کا خلاصہ ہے۔ جان اور مال اور عزت سب کچھ خدا کا ہو گیا۔

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات جلد دوم میں سے یہ ایک چھوٹا سا فقرہ بیان کرتا ہوں۔ ”ہم تو امر الٰہی سے بیعت کرتے ہیں“۔ یعنی ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہے کہ ہاتھ بڑھائے اور لوگوں کی بیعت لے لے۔ اللہ کا حکم ہو اور اسے مجبور کرے کہ وہ بیعت لے تب وہ بیعت لیتا ہے۔ یہ سچے آسمانی امام کی نشانی ہے جو اس زمانے کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمانی امام مقرر ہوئے ہیں۔ فرمایا ”جیسا کہ ہم اشتہار میں بھی یہ الہام لکھ چکے ہیں کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۹۵)۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا احسان اس دنیا میں تا قیامت جاری رکھنے کے لئے از سر نو اس بات کو اٹھا لیا گیا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں بظاہر آپ کی بیعت کی مگر درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بیعت کی توفیق ملی۔ چنانچہ فقرہ جو ہے الہام کا وہ یہ ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یہ وہی فقرہ ہے، وہی آیت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تعلق میں بیان ہوئی ہے۔

ملفوظات جلد دوم میں صفحہ ۲۴۴ پر ہے ”بیعت کے معنے ہیں اپنے تئیں بیچ دینا اور یہ ایک کیفیت ہے جس کو قلب محسوس کرتا ہے جبکہ انسان اپنے صدق اور اخلاص میں ترقی کرتا کرتا اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ اس میں یہ کیفیت ہو جائے تو بیعت کے لئے خود بخود مجبور ہو جاتا ہے اور جب تک یہ کیفیت پیدا نہ ہو جائے تو انسان سمجھ لے کہ ابھی اس کے صدق اور اخلاص میں کمی ہے“۔ بیعت ایک تو ظاہری بیعت ہے اور ایک اندرونی دل کی بیعت ہے اس کو سمجھانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ قلب محسوس کرتا ہے۔ ”انسان اپنے صدق اور اخلاص میں ترقی کرتا کرتا اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ اس میں یہ کیفیت ہو جائے تو بیعت کے لئے خود بخود مجبور ہو جاتا ہے“۔ کوئی اختیار ہی نہیں رہتا دل پر، کشاں کشاں خدا کے قدموں کی طرف آگے بڑھتا ہے۔ یہ بیعت کی حقیقت ہے۔ اگر یہ نہ پیدا ہو تو انسان سمجھ لے کہ ابھی اس کے صدق اور اخلاص میں کمی ہے گو ظاہری بیعت اس نے کر لی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

”بیعت میں جاننا چاہئے کہ کیا فائدہ ہے اور کیوں اس کی ضرورت ہے۔ جب تک کسی شے کا فائدہ اور قیمت معلوم نہ ہو اس کی قدر آنکھوں کے اندر نہیں سماتی جیسے گھر میں انسان کے کئی قسم کا مال واسباب ہوتا ہے مثلاً روپیہ، پیسہ، کوڑی، لکڑی وغیرہ تو جس قسم کی جو شے ہے اسی درجہ کی اس کی حفاظت کی جاوے گی۔ ایک کوڑی کی حفاظت کے لئے وہ سامان نہ کرے گا جو پیسہ اور روپیہ کے لئے اسے کرنا پڑے گا اور لکڑی وغیرہ کو تو یونہی ایک کونے میں ڈال دے گا۔ علیٰ ھذا القیاس۔ جس کے تلف ہونے سے اس کا زیادہ نقصان ہے اس کی زیادہ حفاظت کرے گا“۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲،۳)۔ اب اس استدلال کے ساتھ توجہ دلائی جا رہی ہے کہ تمہیں اپنی کس چیز کے تلف ہونے کا زیادہ احساس ہے۔ اگر ایمان کے تلف ہونے کا خطرہ ہے تو سب سے زیادہ حفاظت تم ایمان کی کرو گے۔

”اسی طرح بیعت میں عظیم الشان بات توبہ ہے جس کے معنے رجوع کے ہیں۔ توبہ اس حالت کا نام ہے کہ انسان اپنے معاصی سے جن سے اس کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں اور اس نے اپنا وطن انہیں مقرر کر لیا ہوا ہے“۔ گویا کہ گناہ میں اس نے بود و باش مقرر کر لی ہوئی ہے۔ ایک انسان جب گناہوں میں ملوث رہتا ہے تو اس کو خیال بھی نہیں رہتا کہ وہ دراصل بستا ہے ان گناہوں میں اور کبھی خدا جگا دے تو جگا دے اور اسے ہوش آ جائے ورنہ وہ اس کا وطن رہتا ہے اور اس کی زندگی پسند کرتا ہے اس سے باہر نکلنا پسند نہیں کرتا۔ جتنے وطنوں سے نکالے جاتے ہیں ان کو تکلیف ہوتی ہے تو گناہ سے نکلنے کا بھی یہی حال ہے ہمیشہ گناہ سے نکلنے کی کوشش میں ضرور تکلیف پہنچتی ہے۔

تو توبہ کے معنے یہ ہیں کہ اس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنے پاکیزگی کو اختیار کرنا۔ اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گزرتا ہے اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے تو کس قدر اسے تکلیف ہوتی ہے اور وطن چھوڑنے میں تو اسے سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے اور سب چیزوں کو مثل چارپائی، فرش، ہمسائے، وہ گلیاں کوچے، بازار سب چھوڑ چھاڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے“۔ پس حسرت سے انسان نگاہیں ڈالتا ہے دوسروں پر اور یہ بھول جاتا ہے کہ

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

کبھی اس دنیا کو بھی اس طرح چھوڑ دے گا اور ہمیشہ کے لئے دوسرے ملک چلا جائے گا۔

"معصیت کے دوست اور ہوتے ہیں اور تقویٰ کے دوست اور۔ اس تبدیلی کو صوفیاء نے موت کہا ہے جو توبہ کرتا ہے اسے بڑا حرج اٹھانا پڑتا ہے اور سچی توبہ کے وقت بڑے بڑے حرج اس کے سامنے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ وہ جب تک اس کُل کا نعم البدل عطا نہ فرمائے نہیں مارتا۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ میں یہی اشارہ ہے کہ جو سچی توبہ کر کے خدا کی طرف جاتے ہیں تو جن کو پہلے انسان پھول سمجھتا تھا ان سے علیحدگی کا جو دکھ اس کو پہنچا ان کے بدلے اسے نئے ہمیشہ کھلے رہنے والے روحانی پھول عطا فرماتا ہے اور اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْن کا یہی معنی ہے۔ وہ توبہ کر کے غریب بے کس ہو جاتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اس سے محبت اور پیار کرتا ہے اور اسے نیکوں کی جماعت میں داخل کرتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲، ۳۔ مطبوعہ لندن)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو۔ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام میں یہ وعدہ ہے اِنِّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں"۔ (کشتی نوح روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۵)

"وہ لوگ بھی" یہ غور طلب بات ہے۔ دراصل تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ صرف وہی لوگ داخل ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی گھر میں داخل ہیں اور ظاہری طور پر جو گھروں میں رہتے ہیں ان کی کوئی حیثیت نہیں مگر اس جملے کا اطلاق طاعون کے زمانے سے بھی ہے اور اس وقت آپ کو نشان کے طور پر یہ خبر دی گئی تھی کہ جو کچھ تیرے گھر کی چار دیواری میں ہے اس میں سے کسی کو نقصان نہیں ہوگا۔ ایک چوہا بھی نہیں مارا جائے گا۔ پس یہ وہ ابتلاء ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارہ فرمایا۔ لیکن ہمیشہ کی سچائی تو یہی ہے اور سب دنیا پر اطلاق پانے والی سچائی یہی ہے کہ جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شرائط بیعت میں سچے طور پر داخل ہے وہ اس گھر میں داخل ہے۔

اب کیسے ممکن ہے کہ سارے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظاہری گھر میں اکٹھے ہو جائیں وہاں چند سو سے زیادہ کی تو گنجائش نہیں ہے لیکن اب تو معاملہ کروڑوں تک جا پہنچا ہے۔ پس عمومی اور دائمی اطلاق اس کا یہی ہے کہ جو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں داخل ہونا چاہتا ہے اس کے لئے دروازے کھلے ہیں اور گھر کشادہ ہے اور ایسا کشادہ ہے جو کبھی تنگ نہیں ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور اس مضمون کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی گھر کی چار دیواری میں داخل ہونے کی کوشش کریں کیونکہ "ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار"۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ ہے اور یہی سچا دعویٰ ہے۔

یہ مضمون سارے ملتے جلتے ہیں مگر آپ غور کر کے دیکھیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں میں حقیقتاً پوری تکرار نہیں ہے۔ کوئی نہ کوئی نیا نکتہ ایسا ضرور نکل آتا ہے کہ انسان کے لئے ایک اور معرفت کا سرچشمہ پھوٹ پڑتا ہے۔ فرماتے ہیں:

"یہ بیعت اور توبہ اس وقت فائدہ دیتی ہے جب انسان صدق دل اور اخلاص نیت سے اس پر قائم اور کاربند بھی ہو جائے۔ خدا تعالیٰ خشک لفاظی سے جو حلق سے نیچے نہیں جاتی ہرگز ہرگز خوش نہیں ہوتا۔ ایسے بنو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز و گداز آسمان پر پہنچ جاوے"۔ یہ جو خشک لفاظی ہے اس کے مقابل پر سوز و گداز ہے، سچائی کی پہچان ہے۔ جب بیعت دل پر اثر کرتی ہے تو دل میں ایک گہرا سوز پیدا کرتی ہے اور جو دل میں سوز پیدا ہو وہ پھر آسمان تک اثر کرتا ہے۔

خدا تعالیٰ ایسے شخص کی حفاظت کرتا اور اس کو برکت دیتا ہے جس کو دیکھتا ہے کہ اس کا سینہ صدق اور محبت سے بھرا ہوا ہے۔ وہ دلوں پر نظر ڈالتا اور جھانکتا ہے نہ کہ ظاہری قیل و قال پر۔ جس کا دل ہر قسم کے گند اور ناپاکی سے معرّا اور مبرّا پاتا ہے اس میں آ اترتا ہے اور اپنا گھر بناتا ہے"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴۷)

اب یہ گھر کا مسئلہ بھی دو طرفہ ہے جو حل ہونا چاہئے۔ پہلے یہ بیان ہوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے کہ جو میرے گھر کی چار دیواری میں بستا ہے وہ امن میں ہے۔ مگر امن میں کیوں ہے اس لئے کہ جس کے گھر میں سوائے خدا کے کچھ نہیں رہتا خدا اس گھر میں رہتا ہے اور جس گھر میں خدا رہتا ہے وہ امن ہی امن ہے اس کو دنیا کا کوئی گزند نہیں پہنچ سکتا۔ کوئی تلوار کی نوک نہیں، کوئی نیزے کی انی نہیں جو اس پر اثر انداز ہو کیونکہ وہ حملہ خود خدا پر حملہ ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار"۔ تو اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے دل کو پاک و صاف کر لینا مسیح موعود علیہ السلام کی چار دیواری میں داخل ہو جانا یہ اس لئے محفوظ مقام ہے کہ خدا تعالیٰ اس چار دیواری میں بستا ہے اور اس کی اور کوئی بھی وجہ نہیں۔

اب لوگوں کے قادیان آنے کی مشکلات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جیسا کہ میں ذکر کر چکا ہوں اب تو بالکل ہی ناممکن ہو چکا ہے۔ اس زمانے میں ہزاروں کی بات ہو رہی تھی اب کروڑہا کی باتیں ہو رہی ہیں۔ "ہزاروں آدمی ہیں کہ ان بے چاروں کو دنیوی مشکلات کی وجہ سے استطاعت نہ ہونے کے باعث قادیان میں آنا دشوار ہے اور انہوں نے بذریعہ خطوط ہی بیعت کی ہوئی ہے۔ بیعت کرنے سے مطلب بیعت کی حقیقت سے آگاہ ہونا ہے۔ ایک شخص نے روبرو ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کی اصل غرض و غایت کو نہ سمجھا یا پرواہ نہ کی اس کی بیعت بے فائدہ ہے اور اس کی خدا کے سامنے کچھ حقیقت نہیں مگر دوسرا شخص ہزار کوس سے بیٹھا بیٹھا صدق دل سے بیعت کی حقیقت اور غرض و غایت کو مان کر بیعت کرتا ہے اور پھر اس اقرار کے اوپر کاربند ہو کر اپنی عملی اصلاح کرتا ہے وہ اس روبرو بیعت کر کے بیعت کی حقیقت پر نہ چلنے والے سے ہزارہا درجہ بہتر ہے"۔ (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۴۰)

۱۸؍ اگست ۱۹۰۲ء کی شام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مرزا اعظم بیگ کے پوتے مرزا احسن بیگ کو بیعت کے وقت یہ نصیحت فرمائی۔ "بیعت اگلے جمعہ کو کر لینا مگر یہ یاد رکھو کہ بیعت کے بعد تبدیلی کرنی ضروری ہوتی ہے۔ اگر بیعت کے بعد اپنی حالت میں تبدیلی نہ کی جاوے تو پھر یہ استخفاف ہے"۔ استخفاف یہ ہے کہ بہت بڑا کام کر رہے ہو اور جانتے نہیں تو گویا اس کو تحقیر کی نظر سے دیکھ رہے ہو۔ "بیعت بازیچہ اطفال نہیں ہے۔ درحقیقت وہی بیعت کرتا ہے جس کی پہلی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے اور ایک نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ ہر ایک امر میں تبدیلی کرنی پڑتی ہے۔ پہلے تعلقات معدوم ہو کر نئے تعلقات پیدا ہوتے ہیں۔ جب صحابہ مسلمان ہوتے تو بعض کو ایسے امور پیش آتے تھے کہ احباب رشتہ دار سب سے الگ ہونا پڑتا تھا"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۳۹، ۳۴۰)

پھر فرماتے ہیں "ہر مومن کا یہی حال ہوتا ہے اگر وہ اخلاص اور وفاداری سے اسکا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا ولی بنتا ہے لیکن اگر ایمان کی عمارت بوسیدہ ہے تو پھر بے شک خطرہ ہوتا ہے۔ ہم کسی کے دل کا حال تو جانتے ہی نہیں، سینہ کا علم تو خدا کو ہی ہے مگر انسان اپنی خیانت سے پکڑا جاتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ سے معاملہ صاف نہیں تو پھر بیعت فائدہ دے گی نہ کچھ اور لیکن جب خالص خدا ہی کا ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس کی خاص حفاظت کرتا ہے اگرچہ وہ سب کا خدا ہے مگر جو اپنے آپ کو خاص کرتے ہیں ان پر خاص تجلّی کرتا ہے اور خدا کے لئے خاص ہونا یہی ہے کہ نفس، بالکل چکنا چور ہو کر اس کا کوئی ریزہ باقی نہ رہ جائے"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۷۰، ۷۱)

حفاظت کا جہاں تک تعلق ہے خدا تعالیٰ کی ایک حفاظت عام ہے اس کے بغیر تو کوئی جانور، کوئی کیڑا تک محفوظ نہیں وہ حفاظت رحمٰن کی حفاظت ہے۔ اور یہاں ایک حفاظت خاص مراد ہے جو واقعۃً اس رحمٰن کے بندے بن چکے ہوں ان کو پھر اللہ تعالیٰ ایک خصوصی حفاظت کے سائے میں رکھتا ہے اور یہ تب نصیب ہوتا ہے کہ نفس بالکل چکنا چور ہو جائے اور اس کا کوئی ریزہ بھی باقی نہ رہے اپنی نفسانیت کچھ نہ رہے سب کچھ خدا کا ہو چکا ہو۔

"اس لئے میں بار بار اپنی جماعت کو کہتا ہوں کہ بیعت پر ہرگز ناز نہ کرو۔ اگر دل پاک نہیں ہے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کیا فائدہ دے گا۔ جب دل دور ہے، جب دل اور زبان میں اتفاق نہیں تو میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر منافقانہ اقرار کرتے ہیں تو یاد رکھو ایسے شخص کو دوہرا عذاب ہوگا مگر جو سچا اقرار کرتا ہے اس کے بڑے بڑے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کو ایک نئی زندگی ملتی ہے"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۷۱)۔

اس لئے گناہ کبیرہ بھی اگر اس دنیا میں ہی ان کا احساس پیدا ہو چکا ہو تو وہ سب بخشے جا سکتے ہیں مگر توبہ کرنے والے کا دل سچا ہونا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

"میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تاکہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو"۔ اس دنیا میں ایک پیدائش تو ماں کے پیٹ سے ہوتی ہے اور ایک پیدائش اس وقت ہوتی ہے جب انسان سچے معنوں میں خدا تعالیٰ کا بندہ بنتا ہے گویا وہ اُسی وقت پیدا ہوا ہے اور جیسے ماں کے پیٹ سے پیدائش کے وقت بچہ معصوم ہوتا ہے حقیقی معصومیت اس کو دوبارہ تب نصیب ہوتی ہے جبکہ وہ دوبارہ خدا کی خاطر ایک نئی زندگی پاتا ہے۔ "بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں۔ میری

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 0181-553-3611

بیعت سے خدادل کا اقرار چاہتا ہے۔ پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا ہے اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے غفور رحیم خدا اس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے۔ تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۶۲)

یہ دوسری زندگی ہے۔ یہ روح القدس سے ہمیشگی کی زندگی ملتی ہے۔ 'فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں' سے مراد یہ نہیں ہے کہ صرف ظاہری حفاظت کرتے ہیں۔ یہ حفاظت کرتے ہیں کہ ہر قسم کی گناہوں کی آلائش سے اس کو پاک ہی رہنے دیں اور شیطان کے حملوں سے اس کو بچاتے ہیں۔

فرمایا دیکھو "مولوی عبداللطیف صاحب شہید اسی بیعت کی وجہ سے پتھروں سے مارے گئے۔ ایک گھنٹہ تک برابر ان پر پتھر برسائے گئے حتی کہ ان کا جسم پتھروں میں چھپ گیا۔ مگر انہوں نے اف تک نہ کی۔ ایک چیخ تک نہ ماری بلکہ اس کو اس ظالمانہ کارروائی سے پیشتر تین بار خود امیر نے توبہ کرنے کے واسطے کہا اور وعدہ کیا کہ اگر تم توبہ کرو تو معاف کر دیا جائے گا اور پیشتر سے زیادہ عزت اور عہدہ عطا کیا جائے گا مگر وہ تھا کہ خدا کو مقدم کیا اور کسی دکھ کی جو خدا کے واسطے ان پر آنے والا تھا پرواہ نہ کی اور ثابت قدم رہ کر ایک نہایت عمدہ زندہ نمونہ اپنے کامل ایمان کا چھوڑ گئے۔ بڑے فاضل اور عالم اور مُحَدِّث تھے "مُحَدِّث بھی تھے اور مُحَدَّث بھی تھے۔ "سنا ہے کہ جب ان کو پکڑ کے لے جانے لگے تو انہیں کہا گیا کہ اپنے بال بچوں سے مل لو، ان کو دیکھ لو مگر انہوں نے کہا کہ اب کچھ ضرورت نہیں"۔ ہو سکتا ہے ان کی محبت مجھے اپنی طرف کھینچ لے یا ان کا غم مجھے بے قرار کر دے۔ "انہوں نے کہا کہ اب کچھ ضرورت نہیں۔ یہ ہے بیعت کی حقیقت اور غرض و غایت"۔

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۴۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"میں ان لوگوں کے لئے جنہوں نے بیعت کی ہے چند نصیحت آمیز کلمات کہنا چاہتا ہوں۔ یہ بیعت تخم ریزی ہے اعمال صالحہ کی"۔

پس عالمی بیعت میں شامل ہونے والے خصوصیت سے، غور سے اس بات کو سن لیں اور جو نہیں سن سکتے وہاں مبلغین اور معلمین اس بات کو آگے پہنچا دیں۔ جو حاضر ہے وہ غائب کو پیغام پہنچا دے۔ "یہ بیعت تخم ریزی ہے اعمال صالحہ کی"۔ اس بیعت کے نتیجے میں بیج بویا جا رہا ہے نیک اعمال کا۔ "جس طرح کوئی باغبان درخت لگاتا ہے یا کسی چیز کا بیج بوتا ہے پھر اگر کوئی شخص بیج بو کر یا درخت لگا کر وہیں اس کو ختم کر دے اور آئندہ آبپاشی اور حفاظت نہ کرے تو وہ تخم بھی ضائع ہو جاوے گا"۔ کتنے ہیں کثرت سے جو آ رہے ہیں اگر ان کی حفاظت ہم نے نہ کی تو وہ تخم ضائع ہو جائے گا اس کا گناہ ہم پر بھی کچھ پڑے گا کہ ہم نے خدا کے نام پر کسی کو بلایا اور پھر اس کی پوری حفاظت نہ کر سکے۔

"یاد رکھو بیعت کے وقت توبہ کے اقرار میں ایک برکت پیدا ہوتی ہے اگر ساتھ اس کے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی شرط لگا دے تو ترقی ہوتی ہے۔ مگر یہ مقدم رکھنا تمہارے اختیار میں نہیں بلکہ امداد الٰہی کی سخت ضرورت ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ کہ جو لوگ کوشش کرتے ہیں ہماری راہ میں انجام کار راہنمائی پر پہنچ جاتے ہیں۔ جس طرح وہ دانہ تخم ریزی کا بدوں کوشش اور آبپاشی کے بے برکت رہتا ہے بلکہ خود بھی فنا ہو جاتا ہے اسی طرح تم بھی اس اقرار کو ہر روز یاد نہ کرو گے اور دعائیں نہ مانگو گے کہ خدایا ہماری مدد کر تو فضل الٰہی وارد نہیں ہو گا اور بغیر امداد الٰہی کے تبدیلی ناممکن ہے۔ اگر بیج بو کر صرف دعا کرتے ہیں تو ضرور محروم رہیں گے"۔

اگر بیج بو کر اپنی ذمہ داری ادا نہیں کرتے اور دعا کرتے ہیں تو وہ بھی ایک قسم کا شرک ہے۔ پوری کوشش کریں اور پھر دعا کریں تو یہ سچے ایمان کا ماحصل ہے پھر جو کچھ نصیب ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی نصیب ہوتا ہے۔ فرمایا ایک کسان "ایک تو سخت محنت اور قلبہ رانی کرتا ہے وہ تو ضرور زیادہ کامیاب ہو گا"۔ "زیادہ کامیاب ہو گا" میں لفظ "زیادہ" نے بعض استثناءات بھی پیش نظر رکھ لئے ہیں عام طور پر کامیاب ہوتے ہیں مگر بعض دفعہ نہیں بھی ہوتے۔ پس جو محنت کرتا رہتا ہے وہ دوسروں کی نسبت زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔ "دوسرا کسان محنت نہیں کرتا یا کم کرتا ہے اس کی پیداوار ہمیشہ ناقص رہے گی جس سے وہ شاید سرکاری محصول بھی ادا نہ کر سکے اور وہ ہمیشہ مفلس رہے گا اسی طرح دینی کام بھی ہیں انہی میں منافق، انہی میں نکمے، انہی میں صالح، انہی میں ابدال، غوث اور قطب بنتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے نزدیک درجہ پاتے ہیں اور بعض چالیس برس سے نماز پڑھتے ہیں مگر ہنوز روز اول ہی ہے"۔

اچانک اگر یاد آئے تو اس وقت سمجھ آتی ہے کہ بعض دفعہ سالہا سال کی عبادتیں فرضی عبادتیں ہیں انسان اپنے ہی خیالات میں، اپنی ہی خواہشات میں، اپنی تمناؤں میں ڈوبا رہتا ہے اور خدا کے حضور وہ عبادتیں قبول نہیں ہوتیں۔ "اور کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی تمیں روزوں سے کوئی فائدہ محسوس نہیں کرتے۔ بہت لوگ کہتے ہیں کہ ہم بڑے متقی اور مدت کے نماز خواں ہیں مگر ہمیں امداد نہیں ملتی اس کا سبب یہ ہے کہ رسمی اور تقلیدی عبادت کرتے ہیں۔ ترقی کا کبھی خیال نہیں۔ گناہوں کی جستجو ہی نہیں، سچی توبہ کی طلب ہی نہیں۔ پس وہ پہلے قدم پر ہی رہتے ہیں ایسے انسان بہائم یعنی جانوروں سے کم نہیں۔ ایسی نمازیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ویل لاتی ہیں"۔ وَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ جو قرآن میں آتا ہے اس کی طرف اشارہ ہے کہ نمازیں پڑھ رہے اور نمازیں 'ہلاکت ہو تجھ پر'، 'ہلاکت ہو تجھ پر' کی آوازیں دے رہی ہیں۔ اگر نمازیں ہی جو کامیابی کا راز ہیں ہلاکت کا پیغام دے رہی ہوں تو انسان کے بچنے کی پھر کیا امید باقی رہتی ہے۔

"نماز تو وہ ہے جو اپنے ساتھ ترقی لے آوے۔ پس رسم اور رسمی عبادت ٹھیک نہیں۔ ہماری جماعت بھی اگر بیج کا بیج ہی رہے گی تو کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ جو ردی رہتے ہیں خدا تعالیٰ ان کو بڑھاتا نہیں۔ پس تقویٰ عبادت اور ایمانی حالت میں ترقی کرو۔ یاد رکھو کہ نری بیعت اور ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کچھ بھی سودمند نہیں۔ اس دھوکہ میں نہ رہو کہ ہم نے ہاتھ پر ہاتھ رکھ لیا ہے اب ہمیں کیا غم ہے۔ ہدایت بھی ایک موت ہے۔ جو شخص یہ موت اپنے پر وارد کرتا ہے اس کو پھر نئی زندگی دی جاتی ہے اور یہی اصفیاء کا اعتقاد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اسی ابتدائی حالت کے واسطے فرمایا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ یعنی پہلے اپنے آپ کو درست کرو، اپنے امراض کو دور کرو، دوسروں کی فکر مت کرو۔ ہاں رات کو اپنے آپ کو درست کرو اور دن کو دوسروں کو بھی ہدایت کر دیا کرو"۔

بہت عظیم الشان معرفت کا نکتہ ہے۔ رات کو جب اور کوئی نہیں دیکھ رہا ہوتا، صرف خدا دیکھ رہا ہوتا ہے اس وقت اپنے آپ کو درست کرو گے تو دن کی روشنی میں تم ہدایت دینے کے مستحق ہو گے۔ اس وقت سب لوگ سن رہے ہوں گے۔ تو سچی ہدایت وہی دے سکتا ہے جس نے رات کو اپنی اصلاح کی۔ لوگوں کی نظروں سے چھپ کر اپنی اصلاح کی اور پھر دن دہاڑے مجبور ہو کر وہ ہدایت دینے کے لئے نکلا ہے۔ نہ کہ نفس کی بڑائی کی خاطر۔ "ہاں رات کو اپنے آپ کو درست کرو اور دن کو دوسروں کو بھی ہدایت کر دیا کرو"۔

جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات میں کسی جگہ بھی کوئی ایسی تکرار نہیں کہ جو اس مضمون کو بے کار اور زائد بنا دے۔ ہر تکرار کے اندر ایک ایسا نکتۂ معرفت بیان ہوتا ہے جو ایک نیا چشمہ جاری کر دیتا ہے۔

"خدا تعالیٰ تمہیں بخشے اور تمہارے گناہوں سے تمہیں مخلصی دے اور تمہاری کمزوریوں کو تم سے دور کرے اور اعمال صالحہ اور نیکی میں ترقی کرنے کی توفیق دیوے۔ آمین"۔ (الحکم جلد ۸ نمبر ۳۸، ۳۹ صفحہ ۶ تا ۸ بتاریخ ۱۰/تا ۱۷/نومبر ۱۹۰۴ء)۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اقتباس پر اب میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں کیونکہ اب ویسے بھی بعینہ وقت ہو چکا ہے۔ اب انشاء اللہ نماز کی تیاری کرتے ہیں۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ از صفحہ اول

فرمائے۔ حضور نے فرمایا کہ وہ تمام مضامین جن کی جماعتوں کو سمجھانے کی ضرورت ہے، میں سمجھا چکا ہوں اور تفصیل سے خطبات دے چکا ہوں۔ اب تک جتنے بھی خطبات ہو چکے ہیں وہ اکثر اب اس موقعہ پر آ چکے ہیں کہ دہرائے جائیں۔ حضور نے فرمایا کہ اب میں اختصار سے کام لوں گا اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اس اختصار سے ہی پیغام پہنچ جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے قرض کی ادائیگی سے متعلق دو احادیث نبویہ پیش کیں جن میں ذکر ہے کہ جس شخص نے لوگوں سے واپس کرنے کی نیت سے مال لیا اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادائیگی کرا دے گا اور جو تلف کرنے کی نیت سے لے گا اللہ اسے تلف کر دے گا۔ اور یہ کہ جب انسان مقروض ہو جائے تو وہ بسا اوقات بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے اس لئے قرض سے پناہ مانگنی چاہئے۔ حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات بھی پیش فرمائے کہ آنحضرت ﷺ نے مقروض کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی۔ پس قرضوں کی ادائیگی کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے اور ہر قسم کی خیانت اور بے ایمانی سے دور بھاگنا چاہئے۔

واقفین نو کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ کے ارشادات

☆ آئندہ صدی کی تیاری کے سلسلے میں ایک بہت ہی اہم تیاری کا تعلق واقفین نو سے ہے۔

☆ اگر ہم واقفین نو کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے۔

☆ والدین کو چاہئے کہ واقفین نو بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں۔

موسم کی مناسبت سے ہمیشہ نئے سوٹوں سے آراستہ

بیلہ بوتیک

سیل سیل۔ ۳۰/ستمبر تک قیمتوں میں ۶۰٪ تک کمی

۵۹۔ سے ۲۵۔ ۷۹۔ سے ۳۵۔

فرانکفورٹ Bahnhof سے صرف تین منٹ کے فاصلہ پر

Kaiserstr 64, Laden 29 Frankfurt.

Tel: 069-24279400 -&- 0170 212 88 20

بقیہ:خطاب جلسہ سالانہ از صفحہ۲

گا۔ چنانچہ واپس آکر اپنے گاؤں والوں کو قادیان کی روئیداد سنا کر بیعت کرنے کی تحریک کی تو سارا گاؤں اس بزرگ کے ساتھ جماعت میں داخل ہو گیا۔ پھر موصوف کو تبلیغ کا اس قدر شوق پیدا ہوا کہ آئے دن معلمین کو ساتھ لے کر دورے کرتے رہتے ہیں اور اب تک ۱۳ر گاؤں ان کی تبلیغ سے جماعت احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔

صوبہ ہماچل کے ایک دوست سراج الدین صاحب جماعت احمدیہ میں شامل ہونے سے قبل ہر قسم کی برائی میں ملوث تھے اور اس علاقے میں جماعت کے شدید مخالف تھے۔ غیر مسلموں کے ساتھ مل کر جماعت احمدیہ کے مبلغ کو اس علاقہ سے نکالنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ آخر خدا نے ان کو اس طرح ہدایت دی کہ جلسہ سالانہ ۱۹۹۸ء پر وہ قادیان گئے اور جماعت میں شامل ہو کر واپس لوٹے۔

قبول احمدیت کے بعد ان کے اندر اللہ تعالیٰ نے ایسی تبدیلی پیدا فرمائی کہ وہ جو شراب کا عادی تھا پنجوقتہ نماز کا عادی بن گیا اور ماہ رمضان کے پورے روزے رکھنے شروع کر دئے۔ اس اچانک تبدیلی کو دیکھ کر ایک غیر مسلم متکبر مخالف اسلام نے ان کو طعنے دینے شروع کر دئے۔ ذلیل کرنے کی غرض سے گالیوں اور گندے الفاظ سے ان کا نام لینے لگا۔

ایک روز سراج الدین صاحب روزہ رکھ کر کسی کام پر جا رہے تھے کہ راستے میں وہ غیر مسلم ایک درخت کے اوپر چڑھ کر پتے کاٹ رہا تھا۔ درخت کے نیچے اس کی بیوی کھڑی تھی۔ اس نے سراج الدین کو دیکھتے ہی گالیاں نکالنی شروع کر دیں۔ سراج الدین صاحب نے اس کو سمجھایا کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے تو ایسے گندے اور تحقیر کے الفاظ منہ سے نہ نکال لیکن اس کے باوجود وہ اپنی شرارت سے باز نہ آیا۔ آخر تنگ آکر انہوں نے اس سے کہا کہ میری یہ دعا ہے کہ خدا تیرے منہ میں گندگی ڈالے تا کہ تو اسلام کے خلاف بکواس نہ کر سکے۔ اب خدا کا کرنا دیکھئے ابھی یہ الفاظ منہ سے نکلے ہی تھے کہ آدمی ٹہنی ٹوٹنے کی وجہ سے درخت سے نیچے گرا اور اس درخت کے عین نیچے گوبر پڑا ہوا تھا جس میں وہ منہ کے بل آکر پڑا۔ تب اس کی بیوی نے کہا کہ اسی وقت اس احمدی سے معافی مانگ۔ اس نشان کو دیکھ کر سراج الدین صاحب کا ایمان اور بھی مضبوط ہو گیا۔ وہ آج اس جگہ پر جماعت کے صدر ہیں اور مسجد کے لئے جگہ بھی تحفۃً جماعت کو دے چکے ہیں۔

ایک تبلیغی وفد پیغام حق پہنچاتے ہوئے ایک گاؤں کوٹلگی (Kotalgi) پہنچا اور گھر گھر جا کر لوگوں سے ملا اور حضرت امام مہدیؑ کی آمد کا پیغام دیا اور بیعت کرنے کو کہا مگر کوئی بھی بیعت کے لئے آگے نہیں آیا۔ اتنے میں ایک عورت جس کا نام "مالن بی" تھا۔ اچھی پڑھی لکھی تھیں اور گاؤں میں سارے لوگ اس کی بہت عزت کرتے تھے آکر کہنے لگی کہ میں اس جماعت میں بیعت کر کے داخل ہوتی ہوں۔ اس پر اس کے خاوند نے کہا کہ تم تو احمدیوں کے خلاف تھی۔ اس نے جواب دیا کہ ایک ہفتہ پہلے میں نے ایک خواب دیکھا تھا۔ اس وقت سے میں انتظار کر رہی تھی کہ یہ لوگ کب آئیں گے جو خواب میں نظر آئے تھے اور میں بیعت کروں گی اور اپنی خواب اس طرح بیان کی۔ میں ایک راستہ سے جا رہی تھی راستہ میں ایک گیٹ نظر آیا۔ میں نے جب اس کے دروازہ کے اندر دیکھا تو وہ جنت ہے۔ جب میں اس میں داخل ہونے لگی تو ایک سفید پگڑی والے بزرگ کھڑے ہوئے ملے اور فرمانے لگے کہ آپ ہماری جماعت میں داخل ہونے پر ہی اس میں داخل ہو سکتی ہیں۔ میں نے پوچھا کہ جماعت کہاں ہے تو فرمایا کہ آپ کے گھر آنے والی ہے۔

اس خواب کو بیان کر کے اپنے خاوند اور دو نوجوان بچوں سمیت بیعت کر کے احمدیت کو قبول کرنا ہی تھا کہ سارے گاؤں کے کل ۲۴۵ افراد نے بیعت کر لی۔ الحمد للہ۔

مکرم محمد نسیم صاحب امیر صوبہ اترپردیش کو پانچ لاکھ بیعتوں کا ٹارگٹ دیا گیا تھا۔ جب انہوں نے اپنا ٹارگٹ مکمل کر لیا تو انہیں ہدایت کی گئی کہ اب آپ نے صوبہ پنجاب کی کمی بھی پوری کرنی ہے اور مزید ایک لاکھ بیعتیں کروانی ہیں۔ انہوں نے اللہ کے فضل سے یہ ٹارگٹ بھی پورا کر دیا۔ پھر انہوں نے ہمیں پیغام بھجوایا کہ اب مجھے بتائیں کہ سارے ہندوستان میں ٹارگٹ میں کتنی کمی ہے۔ وہ بھی اپنے صوبہ سے ہی پوری کروں گا۔ چنانچہ اب خدا کے فضل سے آخری اطلاع کے مطابق ان کے صوبہ کی بیعتوں کی تعداد آٹھ لاکھ ستر ہزار سے بھی تجاوز کر چکی ہے۔

گھانا:

گھانا میں امسال ۱۲۹ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے جن میں سے ۸۵ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔ ۱۳۰ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ ایک سو انیس (۱۱۹) انہوں نے تعمیر کی ہیں اور گیارہ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ غانا مساجد کی تعمیر میں سب دنیا سے آگے ہے۔ بڑی بڑی مساجد بناتے ہیں اور کسی جانی مالی قربانی سے دریغ نہیں کرتے۔ دوران سال دو تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ اب یہ تعداد ۹۷ ہو گئی ہے۔

عبدالوہاب بن آدم صاحب گھانا سے لکھتے ہیں:

"Yendi" کا علاقہ وہ علاقہ ہے جہاں ہم تبلیغ کے لئے جاتے تو احمدی مبلغوں پر پتھراؤ کیا جاتا تھا اور ان کی تبلیغ کے راستہ میں طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالی جاتی تھیں۔ اب اللہ کے فضل سے اس علاقہ میں کثیر تعداد میں لوگ احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں اور ایک بڑی مسجد کی تعمیر ہو رہی ہے۔ یہاں کے بادشاہ نے مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اب احمدیت یہاں قدم جمانے کے لئے آچکی ہے۔ اب یہ علاقہ احمدیت کا ہے۔

Volta ریجن گھانا کا ایک علاقہ ہے جہاں اب بھی بت پرستی کی جاتی ہے۔ ہر گھر میں بت پائے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہاں کے پادریوں کے بارہ میں بھی مشہور ہے کہ ان کے گھروں میں بھی بت موجود ہیں جو وہ چارپائی کے نیچے چھپا کر رکھتے ہیں۔ وہ گرجا گھروں سے واپس آتے ہیں تو ان کی پوجا کرتے ہیں۔ وہاں خدا کے فضل سے ہمارے داعیان الی اللہ کی کامیاب تبلیغ سے احمدیت پھیلنی شروع ہوئی ہے۔ ایک بت پرست نے اپنے بت ہمارے داعیان کو دیتے ہوئے کہا کہ یہ میرے سارے بت ہیں۔ یہ آپ پھینک دیں۔ اب میں احمدی ہو چکا ہوں۔ انہیں اپنے پاس رکھنا پسند نہیں کرتا۔

اس بت پرست علاقہ میں گزشتہ ۷۰ سال میں صرف دو جماعتیں تھیں۔ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک ہی سال میں آٹھ جماعتوں کا اضافہ ہوا ہے اور اب دس (۱۰) ہو چکی ہیں۔

عبدالوہاب بن آدم صاحب مزید لکھتے ہیں:

Upper West Region میں ہیومین رائٹس کے چیئرمین اور ایڈمنسٹریشن آف جسٹس کے سربراہ جو عیسائی ہیں انہوں نے ہماری ریجنل کانفرنس کے موقع پر تقریر کے دوران کہا:

"میں مسلمان تو نہیں ہوں لیکن مدت سے احمدیت کا گہرا مطالعہ کر رہا ہوں۔ میں بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ جب احمدیت کا ذکر آئے تو امن و آشتی، صلح اور راستبازی کا تصور ابھرتا ہے۔ جب خدام الاحمدیہ کا ذکر سنتے ہیں تو اس سے دل و دماغ میں نظم و ضبط اور محنت کا نقشہ ابھرتا ہے"۔

احمد جبریل سعید مبلغ گھانا تحریر کرتے ہیں:

"گھانا کے سنٹرل ریجن کے علاقہ میں ایک احمدی دوست سعید آرہن صاحب (Saeed Arhin) فعال داعی الی اللہ ہیں۔ ان کے علاقہ میں جہاں بھی تبلیغ کا پروگرام ہو نہ صرف خود شامل ہوتے ہیں بلکہ اپنی دونوں گاڑیوں میں نومبایعین اور زیر تبلیغ افراد کو لے جاتے ہیں۔ ان کے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ اگر نومبایعین کے لئے مسجد نہ ہوئی تو ان کی تربیت نہ ہو سکے گی۔ مگر وہ اکیلے اس قابل نہ تھے کہ مسجد بنا سکیں۔ تاہم پختہ ارادہ کیا کہ مسجد بنانے کا کام شروع کر دیتا ہوں اللہ تعالیٰ اور مددگار پیدا کر دے گا۔ مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہی ہوا تھا کہ شدید بیمار پڑ گئے۔ ڈاکٹرز نے انہیں لاعلاج قرار دے دیا۔ ہسپتال سے فارغ کر دیا کہ گھر جا کر مرو۔ گھر کے افراد نے ان کی حالت دیکھ کر کہ وفات کے قریب ہیں تمام عزیز و اقارب کو بلا لیا۔ جب سب اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے محسوس کیا کہ آخری وقت ہے اس لئے سب مل کر دعا کرتے ہیں۔ جب سب لوگ دعا کر رہے تھے اس وقت آپ پر بیہوشی طاری تھی۔ دعا ختم ہوئی۔ آپ کی آخری حالت دیکھ کر کہ اب آپ رخصت ہونے والے ہیں بعض عزیز ارد گرد رو رہے تھے کہ اچانک سعید صاحب نے آنکھیں کھولیں اور سب کی طرف دیکھا اور پوچھا کہ آپ لوگ کیوں رو رہے ہیں۔ پھر انہوں نے بتایا کہ جب میں سو رہا تھا۔ اس وقت میں نے ایک جوان قد آور شخص دیکھا کہ وہ میری طرف بڑھا ہے۔ میں نے پوچھا کہ تم کون ہو۔ اس نے کہا میں ملک الموت ہوں اور آپ کو لے جانے آیا ہوں۔ میں نے کہا کہ میں نے تو ابھی بہت کام کرنے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ کیا کام کرنے ہیں۔ میں نے کہا کہ مسجد بنانی شروع کی ہوئی ہے۔ اس نے قدرے تامل کے بعد کہا کہ اچھا پھر ابھی نہیں۔ چنانچہ اس کے بعد سے بیماری ختم ہو گئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل صحت یاب ہو گئے اور اس وقت مسجد بنانے کے کام میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

آئیوری کوسٹ:

اللہ کے فضل سے امسال ۱۱۵۰ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ جن میں سے ۹۸ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔ ۴۲۶ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ سر دست صرف ایک نئی مسجد کی تعمیر وہ مکمل کر سکے ہیں اور ۴۲۵ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ آئیوری کوسٹ کے ۱۴ ریجنز میں مرحلہ وار مساجد کی تعمیر کا منصوبہ جاری ہے۔ تین مساجد اس وقت زیر تعمیر ہیں۔ دوران سال سات (۷) تبلیغی مراکز قائم کرنے کی توفیق ملی ہے۔ کل تعداد اکتیس (۳۱) ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال آئیوری کوسٹ میں تبلیغی مہمات کے دوران ۴۷۳ چیفس احمدی ہوئے ہیں اور ۵۰۹ آئمہ۔

حضور ایدہ اللہ نے آئیوری کوسٹ میں خدا کے فضلوں کی چند مثالیں پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض دفعہ بارش ہو کر خدا کا فضل دکھائی دیتا ہے، بعض دفعہ بارش رکنے سے خدا کا فضل دکھائی دیتا ہے۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دعا کی تھی کہ ہمارے ارد گرد بارش برسا دے۔ بہت ہو چکی۔ ہم پر اب نہ برسا۔ اسی طرح ارد گرد بادل برستے رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعا بڑی شان سے قبول ہوئی۔

دعا کے نتیجہ میں بارش رک گئی

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امیر صاحب آئیوری کوسٹ اس طرح کا ایک معجزہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب ہمارا تبلیغی وفد جبر وسو گاؤں میں پہنچا تو سارا دن موسلا دھار بارش ہوتی رہی۔ مغرب کے قریب بارش تھمی تو ہم نے تبلیغی نشست کا اعلان کیا۔ عشاء کے بعد مجلس کا آغاز ہوا۔ چاروں طرف سے کالی گھٹا نے انہیں گھیر لیا اور احساس ہو رہا تھا کہ کسی بھی لمحہ موسلا دھار بارش ہمارے پروگرام میں حائل ہو جائے گی۔ ہم نے خدا کے حضور عاجزانہ عرض کی کہ تیرے پیارے مہدی کا پیغام پہنچانے آئے ہیں یہ بادل بھی تیرے ہی قبضۂ قدرت میں ہیں۔ اے خدا یہ دعا تو نہیں کر سکتے کہ تیری رحمت کی بارش نہ برسے۔ ہم تجھ سے صرف اتنی مہلت مانگتے ہیں کہ پیغام ان روحانی پانی کے پیاسوں کو پہنچا سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم عاجزوں کی دعاؤں کو اس انداز میں شرف قبولیت بخشا کہ تمام پروگراموں کے دوران گویا خدا کے فضل نے پانی سے

بھرے ہوئے بادلوں کو تھامے رکھا۔ کامیاب انداز میں تبلیغ کا پروگرام ختم ہوا۔ لوگوں نے بیعت کے متعلق اپنی رضامندی کا اظہار کیا۔ ہم اپنی اپنی رہائش گاہوں تک پہنچے ہی تھے کہ موسلادھار بارش شروع ہو گئی اور ساری رات برستی رہی۔ صبح سات بجے کے قریب بارش رکی اور وہاں روحانی بارش کا آغاز ہوا اور دوپہر تک بفضلہٖ تعالیٰ تین ہزار سات سو پچھتر (۳۷۷۵) بیعتیں ہوئیں۔ بیعتوں کا سلسلہ مکمل ہوا ہی تھا کہ پھر سے بارش ہونا شروع ہو گئی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ اتفاق کے بعد اتفاق تو نہیں ہو سکتے۔ یہ زندہ خدا ہے جو جماعت کی تائید میں کھڑا ہے۔ الحمدلله ثم الحمدلله۔

ایک مخالف احمدیت کی ناکامی و نامرادی

حضور نے فرمایا کہ امسال آئیوری کوسٹ کے ایک اہم شہر Oume میں جماعت کا پودا لگا ہے اور خدا کے فضل سے بہت تیزی سے ترقی ہوئی ہے۔ اور ایک مضبوط جماعت کا قیام عمل میں آیا ہے۔ دشمن نے شدید مخالفت کی اور مخالفت میں پیش پیش ایک شخص مسٹر سیسے (Cisse) نے ہر دروازہ کھٹکھٹایا کہ یہ لوگ کافر ہیں ان کو اس شہر میں جگہ نہ دو۔ وہ کمشنر کے پاس گیا کہ یہ لوگ فسادی ہیں۔ ان لوگوں کو اس شہر میں رہنے نہ دیا جائے۔ کمشنر بہت انصاف پسند انسان تھے۔ انہوں نے کہا کہ جو امن کا سبق میں نے احمدیوں سے سیکھا ہے کوئی دوسرا اس کی خاک کو بھی نہیں پاسکا۔ میں نے خود مطالعہ کیا ہے اور اخبارات میں بھی ان کے بارہ میں پڑھا ہے۔ ان کو تو میں روک نہیں سکتا۔ پس تم نے جانا ہے تو تم واپس چلے جاؤ۔ یہ شخص نامراد ہو کر وہاں سے لوٹا۔ چند روز بعد اس کا بیٹا گھناؤنے جرم میں پکڑا گیا۔ اس نے مبلغین کو پیغام بھجوایا کہ مجھے معاف کر دیں۔ میں شرمندہ ہوں۔ اگر ممکن ہو تو میرے بیٹے کی رہائی کے لئے کمشنر کے سامنے سفارش کر دیں۔

مخالفانہ پراپیگنڈہ جماعت کے حق میں مددگار ثابت ہو رہا ہے

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مخالفانہ پراپیگنڈہ خدا کے فضل سے کھاد کی طرح جماعت کے درختوں کے لئے خوراک مہیا کر رہا ہے۔

Tienko (چینکو) کے علاقہ میں جب ہمارا تبلیغی وفد پہنچا تو انہوں نے وہاں کے امام صاحب سے مشورہ کے بعد تبلیغ شروع کی اور اپنے پیغام کی توحید باری تعالیٰ اور فضائل اسلام کے ذکر سے ابتداء کی اور پھر علامات مہدی آخر الزماں کا ذکر کیا۔ پروگرام ختم ہونے پر حاضرین نے بخوشی بیعت کا ارادہ ظاہر کیا۔ صبح سویرے امام کا لڑکا جو گاؤں کا معلّم بھی ہے اپنے سارے خاندان کا پرشدہ فارم برائے بیعت لے کر آیا اور بتایا کہ غارت ہوں وہ لوگ جنہوں نے آپ کے خلاف اس قدر پراپیگنڈہ کر رکھا تھا۔ اگر آپ لوگ ہماری آنکھیں کھولنے سے قبل ہمیں بیعت کے لئے کہتے تو آج آپ لوگ خیریت سے اس گاؤں سے واپس نہ جاتے اور میں ان بدبختوں میں شامل ہو جاتا جو آپ لوگوں کے ساتھ بدسلوکی سے پیش آئے تھے۔ ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ احمدی لوگ تو کلمہ طیبہ کے دشمن ہیں، آنحضرت ﷺ کے گستاخ ہیں، قرآن کریم پر ایمان نہ لانے والے ہیں۔ لیکن جو اوصاف قرآن کریم، رسول اللہ ﷺ اور توحید باری تعالیٰ کی شان آپ نے بیان کی ہے آج تک ہم نے کسی سے نہیں سنی۔ اسلئے یقیناً آپ کے پاس صداقت ہے اور صداقت کا انکار کرنے والا جہنمی ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس گاؤں کے چیف اور دونوں مساجد کے اماموں کو گاؤں کے ۱۲۴۹ افراد کے ساتھ بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔

اس کی ایک اور مثال

ناردرن ریجن کے ایک گاؤں بناکرو (Banakro) سے گزرتے ہوئے ہمارے تبلیغی وفد نے پیغام چھوڑا کہ ہم فلاں وقت آپ لوگوں کے پاس تبلیغ کے لئے آئیں گے۔ یہ پیغام کچھ نوجوانوں کو دیا کہ وہ امام اور گاؤں کے چیف تک پہنچا دیں لیکن یہ نوجوان جماعت کے بارہ میں سخت تعصب رکھتے تھے۔ انہوں نے امام صاحب کو یہ پیغام دیا کہ چند اسلام دشمن یہاں سے گزرتے ہوئے دوبارہ آنے کا کہہ گئے ہیں۔ یہ لوگ آنحضرت ﷺ کا نام تک نہیں لیتے۔ جوڈو کراٹے ان کی عبادت ہوتی ہے۔

واپسی پر مبلغین مذکورہ گاؤں پہنچے تو امام صاحب بہت ڈرے ہوئے تھے اور اپنے ہاں رات ٹھہرانے کے لئے آمادہ نہیں تھے۔ انہوں نے پوچھا کیا آپ مسلمان ہیں اور آنحضرت ﷺ کے نام لیوا ہیں تو ہم آپ کو تبلیغ کی اجازت دے سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ ہم نے انہیں تسلی دی اور کہا کہ اگر آپ ہمیں تبلیغ کی اجازت دیں اور پھر کسی بھی مقام پر کوئی بھی بات خلاف قرآن و حدیث پائیں تو وہیں تبلیغ روک دیں اور ہمیں گاؤں سے نکال دیں۔ امام صاحب نے تبلیغ کی اجازت دے دی۔

رات کو تبلیغی نشست کے دوران اسلام اور آنحضرت ﷺ کے محاسن بیان کئے۔ آخر پر امام صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اب تو آپ سب لوگ گواہ ہیں کہ یہ لوگ حقیقی مسلمان ہیں۔ ان کے بارے میں سب پراپیگنڈہ جھوٹ کا پلندا تھا۔ چنانچہ امام صاحب کی تبلیغ کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے گاؤں کے ۱۳۱۰ افراد نے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کر لی۔

امیر صاحب آئیوری کوسٹ مزید لکھتے ہیں:

"کچھ عرصہ قبل ہمارے مبلغین سوفیسو تھری (Sofiso Three) گاؤں میں تبلیغ کے لئے پہنچے اور تبلیغ کی اجازت طلب کی لیکن وہاں پر ایک شیطانی صفت معلم نے باوجود اصرار کے تبلیغ کی اجازت نہ دی اور نہ ہی اہل قریہ سے رابطہ کرنے دیا۔ ہمارے مبلغین نے اسے کتاب "القول الصریح" دے دی اور واپس آ گئے۔

امسال پھر ہمارا تبلیغی گروپ اسی گاؤں میں پہنچا۔ وہی معلم پھر سے اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ یہ لوگ مسلمان نہیں ان کو ہم تبلیغ کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اس پر اہل قریہ نے کہا خدا تعالیٰ نے ہمیں عقل اور فراست دی ہے۔ اگر یہ لوگ اسلام کے خلاف کوئی بات کریں گے تو ہم قبول نہیں کریں گے۔ یہ ہمارے پاس اس قدر دور سے سفر کر کے آئے ہیں۔ ان کی باتیں سننا ہمارا فرض ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جب تبلیغ ختم ہوئی تو سارے کا سارا گاؤں جو ۴۲۷۰ نفوس پر مشتمل تھا احمدیت کی آغوش میں آ گیا"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ وہ معلم بھی جب اس کو گاؤں والوں نے کہا کہ اب تو سارے گاؤں والے احمدی ہو چکے ہیں تم اکیلے یہاں کیا کر رہے ہو جاؤ بھاگو۔ تو اس معلم نے بھی بیعت کر لی اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا معلم بن چکا ہے۔

امیر صاحب آئیوری کوسٹ مزید اطلاع دیتے ہیں کہ:

"جب ہمارا ایک تبلیغی وفد آئیوری کوسٹ کی طرف سے مالی کی سرحد پر واقع آخری بڑے شہر Tengrela تبلیغ کے لئے پہنچا تو اہل سنت والجماعت نے اپنی مسجد میں تبلیغ کی دعوت دی۔ لیکن تبلیغ کا کوئی اثر کسی طرح سے نظر نہ آیا۔ اگلے روز دوبارہ تبلیغ کا موقعہ دیا لیکن کسی ایک شخص نے بھی بیعت کے لئے رضامندی کا اظہار نہ کیا۔ ہمارا وفد اسی فکر میں اس شہر سے اگلی منزل کے لئے روانہ ہوا۔ شہر سے چند کلومیٹر ہی باہر نکلے تھے کہ ہماری گاڑی خراب ہو گئی۔ گاڑی کی مرمت پر تین چار دن درکار تھے۔ ہم نے واپس اسی شہر ٹنگریلا آکر دوبارہ تبلیغ کا پروگرام بنایا لیکن پھر بھی کامیابی نہ ہوئی۔ اسی پریشانی کے عالم میں خدا تعالیٰ نے ہمیں یَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِي اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ کا نظارہ دکھلایا۔ ہمارے ایک پرانے احمدی دوست ابراہیم وہاں آ پہنچے۔ ہم یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان کے ہمارے میزبان کے ساتھ بہت گہرے مراسم تھے۔ ہمارے میزبان نے ابراہیم سے سوال کیا کہ یہ لوگ اس شہر میں احمدیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ یہ کیا معاملہ ہے؟

ابراہیم نے میزبان کو احمدیت کا تفصیلی تعارف کرایا اور رسالہ "التقوی" کے ذریعہ تعارف کراتے کراتے شرائط بیعت تک پہنچے۔ ہمارے میزبان ہر شرط سنتے اور چہرے کا رنگ بدلتا جاتا اور کہہ اٹھتے اللہ اکبر اور پھر کہتے یہی خالص حقیقی اسلام ہے۔ یہ تو اسلام ہی اسلام ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ یہ شرائط ہیں مہدی کی جماعت میں شمولیت کی؟ اور ساتھ ہی برملا کہہ اٹھے میں تو آج اس جماعت میں شامل ہوں۔ ان کے اندر ایک جنون کی سی کیفیت پیدا ہو گئی۔ پکڑ پکڑ کر لوگوں کو لانے لگے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کی کوششوں سے یہ سارا علاقہ احمدیت میں داخل ہو چکا ہے۔

"Man" میں جو آئیوری کوسٹ کے دس بڑے شہروں میں شمار ہوتا ہے خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو مشن قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ساتھ ہی ایک بہت بڑی بنی بنائی مسجد بھی نمازیوں اور امام سمیت عطا فرما دی۔ اس کامیابی پر وہابیوں نے جماعت کے خلاف اپنی مخصوص کارروائیاں شروع کر دیں۔ چنانچہ جلسہ سے قبل انہوں نے ہمارے صدر صاحب کو پیغام بھجوایا کہ وہ مسجد میں آکر ہم سے مباحثہ کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں ایک روز عصر کے بعد کا وقت دیا گیا۔

وہابیوں کے دس مولوی صاحبان مع صدر کے آ گئے۔ مسجد میں ۴۰ کے قریب احباب موجود تھے۔ ہم سب کو دیکھ کر ان پر ایک رعب طاری ہو گیا۔ اور وہ ہمارے صدر سے کہنے لگے کہ ہم تو سمجھتے تھے کہ مسجد میں صرف لوکل حضرات ہونگے اور ان کی حاضری میں ہم آپ کو احمدیت کی حقیقت سے باخبر کریں گے۔ اب چونکہ مشنری صاحب موجود ہیں ان کے سامنے ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے اور ہم آپ سے اجازت طلب کرتے ہیں۔ اس پر جماعت کے نائب صدر صاحب نے کہا کہ یہی بات تمہارے جھوٹا ہونے کے لئے کافی ہے۔ اگر آپ لوگ سچے ہوتے تو پھر ان مبلغین کے ہونے نہ ہونے سے کیا فرق پڑتا تھا۔ اب آپ لوگ ایک بات غور سے سن لیں کہ ہمیں یہاں ۳۰ سال کا عرصہ ہو گیا ہے اور ہماری مسجد آپس کے جھگڑوں کی وجہ سے ویران ہو گئی تھی۔ اب احمدیت کی برکت سے تمام جھگڑے ختم ہو چکے ہیں۔ مسجد آباد ہے۔ پہلے یہاں کبھی چار پانچ نمازی ہوتے تھے مگر آج ہر نماز پر پچاس سے زائد افراد ہوتے ہیں اور جمعہ کے روز ان کی تعداد پانچ سو سے تجاوز کر جاتی ہے۔

آئیوری کوسٹ کے ناردرن ریجن کے

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

لِقَاءٌ مَعَ الْعَرَب

(۲۱/ مارچ ۱۹۹۵ء)

(مرتبہ: صفدر حسین عباسی)

"لقاء مع العرب" مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (MTA) انٹرنیشنل کے مقبول ترین پروگراموں میں سے ایک نہایت مفید، دلچسپ اور ہردلعزیز پروگرام ہے۔ اس میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عربوں کے سوالات کے جواب انگریزی زبان میں ارشاد فرماتے ہیں اور پھر ان کا عربی ترجمہ پیش کیا جاتاہے۔ اردودان احباب کے استفادہ کے لئے "لقاء مع العرب" کے ان پروگرامز کا خلاصہ **ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر پیش کرنے** کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان پروگراموں کی آڈیو، ویڈیو کیسٹس آپ اپنے ملک کے مرکزی مشن میں قائم شعبہ سمعی بصری سے یا شعبہ آڈیو / ویڈیو مسجد فضل لندن یوکے سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ (ادارہ)

کیا وحی والہام کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے؟

سوال: غیر احمدی عقیدہ رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی والہام کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر اس عقیدہ کا کیسے ردّ فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی سلسلۂ وحی کے جاری ہونے کا کیا ثبوت مہیا کیا؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خدا تعالیٰ کی طرف سے انسانوں پر وحی والہام کا معاملہ بہت اہمیت رکھتا ہے جو کسی بھی مذہب کے زندہ ہونے کا ثبوت اور اس کی روح ہے۔ اگر خدا اور بندے کے درمیان کوئی رابطہ نہیں اور اگر خدا اپنے تعلق کے ساتھ اپنی رحمت کا اظہار نہیں کرتا تو پھر وہ مذہب یقیناً مردہ ہے اور اس کا خدا بھی مردہ ہے۔ اس لئے ہر وہ شخص جو یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اس کا مذہب زندہ ہے اس پر اس کے دین میں وحی والہام کا جاری ہونا ثابت کرنا لازم ہے۔ یہ تو ایک منطقی دلیل ہے لیکن کیا اس دلیل کو خدا تعالیٰ کی تائید بھی حاصل ہے یا نہیں۔ اس پر ہم ابھی گفتگو کریں گے۔

قبل اس کے کہ ہم اس بارہ میں معین آیات کی طرف رجوع کریں جو اسلام میں سلسلہ وحی والہام کو جاری ثابت کرتی ہیں میں قرآن کریم کی ایک بہت ہی اہم آیت کا حوالہ دینا چاہتا ہوں جس سے ہم اس امر کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وحی والہام کیوں ضروری ہے اور کیا اسلام مسلمانوں کو ذات باری تعالیٰ سے مکالمہ کی طرف دعوت دیتا ہے یا نہیں۔ اور وہ کونسی چیز ہے جو کسی نبی کو عام انسانوں سے مرتبہ و مقام میں ممتاز اور بلند کرتی ہے اور اپنے زمانہ کے تمام انسانوں پر اسے برتری بخشتی ہے۔ تمام انبیاء اپنے اپنے وقت میں اس زمانہ کے انسانوں میں اپنے مقام کے لحاظ سے سب سے بلند تر اور بہتر تھے۔ وہ کون سی شی ہے جو انہیں سب پر برتری نصیب کرنے کا موجب بنی اور وہ کونسا امر ہے کہ جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ صرف خیر الوریٰ بلکہ تمام نبیوں کا سردار بنا دیا۔ کیا وہ انسانوں سے مختلف کوئی مخلوق تھے یا بشریت سے اوپر کوئی درجہ رکھتے تھے۔ اس غایت درجہ گہرے سوال کا جواب کیا ہے؟

قرآن کریم اس کا جواب دیتا ہے۔ فرماتا ہے "قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ......" (الکہف: ۱۱۱)

تو ان سے کہہ دے کہ یقیناً میں تمہاری طرح کا ہی ایک بشر ہوں۔ یہ ایک ایسی بات ہے جو دوسروں کو حیرانی اور تعجب میں ڈالتی ہے کہ کیا آپؐ بھی ہماری طرح کے ہی انسان ہیں؟ لیکن بات ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ مضمون ابھی جاری ہے۔ "بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ......"۔ فرق یہ ہے کہ خدا مجھ سے کلام کرتا ہے، مجھ پر وحی کرتا ہے تم پر وحی نہیں کرتا۔ اور تمہیں معلوم ہے کہ اس وجہ سے میرے اور تمہارے درمیان کتنا فرق ہے۔ فرق بہت بڑا ہے۔ قرآن کریم کے مطابق آپؐ انہی لوگوں کی طرح ایک امّی تھے۔

"هُوَالَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ ......"۔ (الجمعة: ۳) ۔ لیکن کتنا حیرت انگیز فرق اور تبدیلی واقع ہوئی۔ "يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ" (الجمعة: ۳)

اور آپؐ نے یہ علم صرف اپنی ذات تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ آپؐ سارے عرب کے معلم بن گئے اور وہ آگے باقی ساری دنیا کو سکھلانے والے ہو گئے۔ یہ عظیم کام ہے جو آپؐ نے کیا۔

اس آیت میں دوسرا نکتہ یہ اٹھایا گیا ہے کہ وحی سے پہلے میں تمہاری طرح کا ہی ایک انسان تھا۔ میرے اندر تمہاری نسبت کوئی استثنائی طاقتیں نہیں تھیں۔ واحد فرق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی اور یہ الہام ہی ہے جس نے میری کایا پلٹی ہے۔ اگر تم بھی میری طرح کچھ بننا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو۔ خدا تم سے ہمکلام ہو گا۔ اس کا حل یہ پیش فرمایا:

"فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحاً وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَداً"۔

(الکہف: ۱۱۱)

پس وحی کا مقصد یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے لوگوں کے روحانی مقام و مرتبہ کو اونچا کیا جائے۔ بغیر وحی کے کسی شخص کی حیثیت ایک عام معمولی انسان کی ہے لیکن یہ وحی اس کے اندر زبردست تبدیلی پیدا کر دیتی ہے۔

قرآن کریم میں ہر وہ چھوٹی بڑی بات بیان ہے جس کا تعلق انسان سے ہے۔ کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا۔ ہر معمولی و غیر معمولی بات بیان فرما دی۔ ہر ایک آیت کا دوسری آیت سے تائید و تشریح کا بہت ہی خوبصورت نظام قائم کر دیا۔ لیکن یہ خدا تعالیٰ کی مدد کا محتاج ہے۔ اس کے بغیر آپ انہیں سمجھ نہیں سکتے۔ ان میں بے بہا مختلف خزانے بکھرے پڑے ہیں۔ جب تک خدا تعالیٰ نہ سمجھائے کہ کون کونسی آیات کے مضامین ایک دوسرے سے بندھے ہوئے ہیں ان کی کنہ تک پہنچنا بہت مشکل ہے۔ گہرے مضامین کی ایک ایسی خوبصورت اور حیرت انگیز کائنات ہے جس کا ادراک سوائے خدا تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں وحی کی نعمت کے اثمار و برکات اور اس کے بالمقابل وحی کی برکت سے محرومی کی بہت ہی خوبصورت مثالیں پیش کرتا ہے۔ لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا یہ طریق ہے کہ بعض اوقات وہ انسان کو سبق سکھانے کی خاطر بے جان و بے روح چیزوں کو Illustrate کر دیتا ہے۔ جب موسیٰ نے اصرار کیا کہ: "رَبِّ اَرِنِىْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ. قَالَ لَنْ تَرَانِىْ"۔ اے میرے رب میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں۔ خدا نے کہا کہ تو مجھے ضرور دیکھنا چاہتا ہے تو ٹھہرو میں پہاڑ پر اپنی تجلی کرتا ہوں اگر اس نے میری تجلی براشت کر لی اور اپنی جگہ پر قائم رہا تو مجھ سے بات کرنا۔ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا"۔

(الاعراف: ۱۴۰)

خدا تعالیٰ بعض اوقات بے جان چیزوں میں اپنی تجلی کے ذریعہ ہمیں اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے اور یوں وہ ہمیں وحی سے متعلق بہت خوبصورت سبق سکھلاتا ہے۔ کوئی بھی عقلمند شخص اس کے بعد کبھی بھی وحی کی مستقل ضرورت سے انکار نہیں کر سکتا۔ فرماتا ہے:

"وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِىْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتاً وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ"۔

(النحل: ۶۹)

خدا تعالیٰ نے شہد کی مکھی کو وحی کی۔ اس کی بدولت وہ جو بھی عمل کرتی ہے اس زمین پر بسنے والا کوئی بھی دوسرا حیوان اس کے ساتھ اس عمل میں ثانی نہیں ہو سکتا۔ یہ سب وحی کا نتیجہ ہی تو ہے کہ وہ اس قابل ہوئی۔

"ثُمَّ كُلِىْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِىْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلاً. يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ"۔

(النحل: ۷۰)

اے شہد کی مکھی! کامل تابعداری کرتے ہوئے اس طریق کو اختیار کرو جو تجھے خدا نے بتایا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ پھر کیا ہوا۔ پھر خدا انسان کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اس کے پیٹ میں سے ایسا شربت نکلتا ہے جو مختلف رنگوں کا ہے لیکن ان میں سے ہر ایک شہد بیماریوں کی شفا اور علاج کی صفت سے بھرپور ہے۔

اس آیت میں اور بھی بہت سی باتیں بیان کی گئی ہیں لیکن ایک خاص بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ اس قسم کے اور بھی ملتے جلتے حشرات الارض ہیں۔ ایک تو عام مکھی ہے اور دوسری شہد کی مکھی ہے۔ یہ دونوں آپس میں قریبی بہنیں ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک تو گند کھاتی ہے اور دوسری اس زمین پر پیدا ہونے والے سب سے عمدہ پھل کھاتی ہے۔ پھل نہیں کھاتی بلکہ یہ پھولوں کے Nectars کھاتی ہے جو کہ پودوں سے پیدا ہونے والی سب سے عمدہ چیز ہے۔ اور اس کے بالمقابل عام مکھی ہے جو بیماریوں کو پھیلانے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ ہیضہ اور ٹائیفائیڈ جیسی مہلک بیماریوں کا سبب بنتی ہے جبکہ شہد کی مکھی ان بیماریوں کا علاج کرتی ہے۔ شہد ایسی دوا ہے کہ جس کا کوئی نعم البدل نہیں کوئی نظیر نہیں۔ ان دونوں مکھیوں میں کس چیز نے فرق پیدا کیا؟۔ وحی نے یا وحی کی غیر موجودگی نے؟

پس وہ لوگ جو وحی کی غیر موجودگی کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے ناطہ گم کر بیٹھتے ہیں وہ دنیا کے کیڑے بن جاتے ہیں۔ مادیت کے پجاری ہو جاتے ہیں۔ وہ گند کھاتے ہیں اور دنیا کی دولت ان کے لئے ہر قسم کے گندے راستے کھول دیتی ہے۔ وہ ہر قسم کے جرائم اور قتل و غارت گری کے مرتکب ہوتے اور قسما قسم کے گندے اعمال اور روحانی بیماریوں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔

لیکن وہ لوگ جو وحی کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑے رکھتے ہیں وہ شہد کی مکھی کی طرح عمل کرتے ہیں۔ کئی قسم کے نشان ان میں ظاہر ہوتے ہیں۔ عام مکھی سب سے زیادہ پراگندہ اور بدانتظام کیڑا ہے۔ ان میں کوئی نظام نہیں، کوئی مرکز نہیں، کوئی نہیں جس کی اطاعت کی وہ پابند ہوں۔ جبکہ اس کے بالمقابل شہد کی مکھیوں کا ایک بھرپور مکمل نظام ہے۔ وہ اپنی ایک لیڈر ملکہ کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کرتی ہیں۔ ایسی فرمانبرداری جو ناقابل یقین ہے۔ یہ سب وحی کی بدولت ہی تو ہے۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں وحی کی ضرورت نہیں۔ ٹھیک ہے اگر ضرورت نہیں تو پھر گندی مکھیوں کی طرح عمل کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا اعجاز یہ ہے کہ آپؐ نے مکھیوں کی خصلتیں رکھنے والے لوگوں میں ظہور کیا۔ غیر منظم، بیماریوں سے پُر، بلکہ بیماریوں کی جڑ تھے۔ زمانہ جاہلیت کے عرب ایسے ہی تو تھے۔ کونسی بری عادت تھی جو ان میں نہیں تھی۔ لیکن آپ کو دیکھیں۔ آپؐ نے عرب میں قدم رکھا اور ان مکھی صفت لوگوں کو شہد کی مکھیوں میں تبدیل کر دیا گیا۔ کتنا عظیم اعجاز ہے جو عرب میں رونما ہوا۔ ایسا کیوں ہوا؟ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے آپؐ پر ایسی وحی کی کہ ویسی وحی اس دنیا میں کسی پر نہ کی گئی تھی۔

وحی میں ایسی طاقت ہے کہ وہ عام Insect میں بھی ایسی خوبی اور کمال پیدا کر دیتی ہے کہ وہ کیڑے مکوڑے اشرف المخلوقات انسان کی بیماریوں کے لئے شفا کا موجب بن جاتے ہیں۔ اور جب وہ اشرف المخلوقات کو وحی کرتا ہے تو پھر خود ہی اندازہ لگالیں کہ کتنی عظیم الشان تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ لیکن اگر وحی کا سلسلہ اب منقطع ہو چکا ہے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ وحی جو کہ خدا سے تعلق کا ذریعہ تھی اس کے نہ ہونے کے سبب سے تمہارا خدا سے تعلق بھی منقطع ہو گیا ہے۔ انقطاع وحی در حقیقت انسان کی روحانی موت ہے۔

اب ہم اس مسئلہ کی طرف آتے ہیں کہ کیا ہر قسم کی وحی جاری ہے یا وحی کی ایک قسم بند ہو چکی ہے اور وہ کونسی وحی ہے جس کا جاری رہنا لازم تھا۔ پہلے میں منطقی دلیل دوں گا اور اس کے بعد قرآن کریم کی آیات سے ثابت کروں گا جو اس منطقی دلیل کی مؤید و حمایت کرنے والی ہیں۔

وہ وحی جس نے ہمیں کامل ہدایت دکھادی بند ہو چکی ہے جس میں کسی قسم کی تبدیلی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس وحی کا بند ہونا لازم ہے۔ کیونکہ کسی بھی کامل ہدایت کے اوپر کوئی اور کامل ہدایت نہیں لائی جاسکتی۔ یہ منطقی دلیل ہے۔ شہد کی مکھی کو پھولوں میں سے بہترین رس چوسنے کا سب سے اعلیٰ اور کامل ملکہ عطا کیا گیا اور شہد سب سے بہترین مکمل غذا ہے اسی لئے جنت کی نعماء کے تعلق میں شہد کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اور کسی Insect کو خدا نے اس صفت سے نہیں نوازا کیونکہ وہ وحی بند ہو چکی اور شہد کی مکھی کے ذریعہ اس پر کی جانے والی وحی کا اختتام ہو گیا اور منطقی لحاظ سے اس کا بند ہو جانا لازم تھا۔

وہ وحی جو قوانین اور اصول اپنے اندر رکھتی ہے، اوامر و نواہی کی حامل ہے کہ یہ کرو اور یہ نہ کرو، جو وحیٔ شریعت ہے۔ اگر یہ کامل ہے اور پوری وضاحت و صراحت کے ساتھ اس بات کا آخری فیصلہ ہو چکا ہے کہ یہ وحی کسی بھی صورت میں انسانی ہاتھوں ردوبدل کا شکار نہیں ہوگی، خدا اس کی حفاظت کرے گا تو پھر وہ وحی کیسے جاری رہ سکتی ہے۔ اگر اس میں کوئی کمی نہیں ہو سکتی، کوئی زیادتی نہیں ہو سکتی۔ کسی بھی کامل و مکمل شئی کے ساتھ ایسا واقعہ نہیں ہوتا اور قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے: ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾(المائدہ:۴)۔ دین مکمل ہو گیا، اتمام نعمت ہو چکی، اس کے بعد شرعی وحی کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔ لیکن خدا کی محبت کی خاطر، اس کے بقاء کی خاطر کہ جو آنحضرت ﷺ کا وجہ ظہور تھا۔

"فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ"۔ ہر ایک کے لئے کھلی دعوت ہے۔ دعوت عام ہے۔ یہ کونسی وحی ہے جو ضرور جاری رہے گی؟ کیونکہ یہ واحد ذریعہ ہے خدا تعالیٰ سے براہ راست تعلق کا اور اس کی محبت اور لقاء کو پانے کا اور دلوں میں اس کی ہستی کے استحکام کا اور سب لوگوں میں اس اعتقاد کے راسخ ہونے کا کہ گویا انہوں نے خود خدا تعالیٰ کی ہستی کا مشاہدہ کر لیا ہے۔ یہ سب وحی کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ جب وحی ہوتی ہے تو پھر ایک حیرت انگیز اور ناقابل یقین تجربہ ہوتا ہے۔ پھر کسی بھی بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس وحی کے مستقل جاری رہنے سے متعلق قرآن کریم کی بہت سی آیات تائید کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾

(حٰمٓ السجدہ:۳۱)

یہ گونگے فرشتے نہیں ہیں بلکہ بولنے والے فرشتے ہیں۔ اگر یہ بات سچ نہ ہوتی تو قرآن کریم کبھی بھی یہ نہ فرماتا "تَتَنَزَّلُ عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ" اور ایک یا دو دفعہ نہیں فرمایا بلکہ مسلسل وہ فرشتے ان پر اترتے رہتے ہیں۔ اس سے بھی بڑھ کر اس کے بعد فرماتا ہے "اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ" تم کسی بھی اس عمل کے بارہ میں جو تم کر بیٹھے ہو غم اور فکر نہ کرو اور نہ ہی مستقبل کے متعلق خوف کرو کیونکہ تمہیں ہماری مدد حاصل ہے اور ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ مرنے کے بعد خدا نے تم سے جو وعدہ کیا ہے وہ ضرور پورا ہوگا اور تمہیں اس کی رضا کی جنت نصیب ہوگی۔ یہ تو بہت اچھا ہے کہ مستقبل کے متعلق خوشخبری دے دی لیکن اس دنیا میں جو زندگی ہے اس کے متعلق کیا خبر ہے۔

﴿نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَۃِ ......﴾(حٰمٓ السجدہ:۳۲)

بہت زبردست بیان ہے۔ اس زندگی کے متعلق بھی چنداں فکر کی ضرورت نہیں۔ خدا نے ہمیں تمہارا دوست اور ولی بنا کر بھیجا ہے۔ ہم تمہارا ساتھ کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ ہم اس دنیا میں بھی تمہارے ساتھ رہیں گے اور آخرت میں بھی تمہارے ساتھ رہیں گے۔ اگر یہ وحی نہیں ہے تو پھر وحی اور کس چیز کا نام ہے۔ یہ وحی مسلسل جاری و ساری رہنے والا عمل ہے اور جو فرشتے یہ وحی لا رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ڈرو نہیں ہم آخر تک تمہارا ساتھ نبھائیں گے۔ جب فرشتے ساتھ رہ رہے ہوں تو پھر خوف کس بات کا۔

اس سلسلہ میں ایک اور آیت پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جس میں خدتعالیٰ کا بغیر کسی درمیانی واسطہ کے براہ راست انسان سے کلام کرنا ثابت ہوتا ہے۔ فرماتا ہے:

"اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلاً وَ مِنَ النَّاسِ"۔(الحج:۷۶)۔ یہ نہیں فرمایا کہ "اَللّٰہُ کَانَ یَصْطَفِیْ" بلکہ فرماتا ہے "اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلاً وَ مِنَ النَّاسِ"۔ اللہ جو تمام قدرتوں کا مالک ہے جو بھی وہ فیصلہ کر لے کسی دوسرے کی مجال نہیں کہ اس کی راہ روک سکے۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں "یَدُاللّٰہِ مَغْلُوْلَۃٌ" خدا کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ یہ یہودی لوگ ہیں جو ایسی بات کہتے ہیں بلکہ "یَدَاہُ مَبْسُوْطَتٰنِ" اس کے ہاتھ بندھے ہوئے نہیں۔ اس کی رحمت کے ہاتھ تو بہت کشادہ ہیں۔ وہ جس پر بھی رضا کی نظر کرتا ہے اسے بے انتہا دیتا ہے۔ اس لئے "اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلاً وَ مِنَ النَّاسِ" یہ اللہ کی مرضی ہے کہ وہ جس کو بھی چن لے۔ وہ فرشتوں کو چنتا ہے کہ تا وہ اس کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں اور لوگوں کو بھی۔ یہ آیت ماضی کی بات نہیں کر رہی بلکہ مستقبل سے متعلق خوشخبری دے رہی ہے۔ اگر وحی آئی اور پھر بند ہو گئی تو پھر خدا تعالیٰ یہ کیوں فرمارہا ہے "اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلاً وَ مِنَ النَّاسِ". کسی کے لئے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ یہ کہے کہ خدا کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں کیونکہ یہ بہت بڑا جرم اور گناہ ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ یہودیوں کا عقیدہ تھا جب وہ بگڑ گئے اور ضلالت و گمراہی میں جا پڑے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ابھی جو آیت میں نے پیش کی ہے اس میں تو رسولوں کی بات ہو رہی ہے "اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلاً وَ مِنَ النَّاسِ" اس لئے اگر یہ جاری سلسلہ ہے تو کیا خدا کے لئے ممکن ہے کہ وہ کوئی اور رسول مبعوث کر دے؟۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ نے کامل و مکمل صورت میں نازل کر دیا اور اتمام نعمت ہو چکی۔ شریعت مکمل ہو گئی اور ہم نے اتمام نعمت کا مشاہدہ کر لیا اور اب اس میں کبھی بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ اور خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ میں اس کی حفاظت کروں گا تو پھر یہ کیوں کہا کہ "اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلاً وَ مِنَ النَّاسِ".

جواب اس کا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے تمام انبیاء تو نئی شریعت لے کر نہیں آئے بلکہ اکثر نبیوں کا کام یہ تھا کہ اپنے سے پہلے نبی کی گمشدہ تعلیمات دوبارہ لوگوں کو یاد دلائیں اور ان پر عمل کروائیں۔ بغیر کسی نئی شریعت کے۔ جب کبھی بھی کسی مذہب کی تعلیم اور اس کی ہدایت پر غبار آنے لگتا تو خدا تعالیٰ اس مذہب اور تعلیم کو بغیر کسی کمی بیشی اور ردوبدل کے لوگوں میں پھیلانے کے لئے کوئی اور نبی مبعوث فرما دیتا جو اس گمشدہ تعلیم کو واپس لاتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ "اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلاً وَ مِنَ النَّاسِ" اور کوئی بھی رسول بغیر وحی کے رسول ہو ہی نہیں سکتا۔

اب اس بات کے ثبوت میں کہ اس آیت کے یہی اصل معنی ہیں کہ خدا جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے، میں سورۃ الجمعہ کی یہ آیت پیش کرتا ہوں جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ھُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ......﴾(الجمعۃ:۳)

مضمون مکمل ہو گیا، اتمام نعمت، اکمال دین، ہر چیز مکمل ہو گئی۔ اب کیا باقی رہا۔

﴿وَ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ وَھُوَالْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ﴾.(الجمعۃ:۴)

ہر چیز مکمل ہو جانے کے بعد بھی اخرین میں سے ایک رسول حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا نمائندہ بن کر آئے گا۔ ایسا کیوں ہوگا۔

﴿ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ﴾(الجمعۃ:۵)

یہ "اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلاً وَ مِنَ النَّاسِ" کی مکمل تصویر ہے۔ لفظ "رُسُل" کیوں استعمال ہوا۔ خدا تعالیٰ جب کسی کو مبعوث کرنا چاہتا ہے تو اس کی مرضی ہے جس کو بھی انتخاب کرے۔ کسی میں طاقت نہیں کہ وہ خدا کو ایسا کرنے سے روک سکے۔ باوجود شریعت کے مکمل ہو جانے کے اور باوجود قرآن و سنت کے یہ بالکل ممکن ہے کہ ایمان کا معیار گر جائے یا سرے سے ہی مفقود ہو جائے۔ یہ صرف ممکن ہی نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق ایسا ہو کر رہنا تھا۔

جب سورۃ الجمعہ نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ کے پاس صحابہ بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے کسی نے حیرت کے ساتھ آنحضرتؐ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ شریعت تو مکمل ہو چکی۔ دین آپ کے آنے سے کامل ہو گیا تو پھر یہ اخرین کون ہیں؟ کیا بعد کے زمانہ میں آپؐ دوبارہ ظہور فرمائیں گے؟۔ آپ جانتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اس کا کیا جواب دیا؟ آپؐ کا جواب یہ تھا کہ آپؐ نے اپنا ہاتھ حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر رکھا اور فرمایا: "لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ مِّنْ ھٰٓؤُلَآءِ"۔ شریعت مکمل ہو چکی ہے۔ اتمام نعمت و دین ہو چکا لیکن ایمان، اسے آپ گرنے اور گم ہونے سے روک نہیں سکتے۔ ایسا ہو سکتا ہے اور ایسا بارہا ہوا۔ بہت سی شریعتیں پہلے آئیں لیکن لوگوں نے ایمان گم کر دیا۔ اگر ایمان گم ہو جائے تو پھر اسے واپس لانے کا سب سے بہترین اور واحد ذریعہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی شخص کو مبعوث کرے جسے خدا شرف مکالمہ و مخاطبہ سے بھی نوازے۔ جس پر خدا تعالیٰ وحی و الہام کرے۔ وہ اصل شاہد ہوتا ہے اور دنیا کو بتلاتا ہے کہ ایک خدا ہے اس نے مجھے بھیجا ہے اور وہ مجھ سے کلام کرتا ہے اور میرے ہاتھ سے اپنے نشانات ظاہر کرتا ہے۔ تب لوگ دوبارہ اس مامور کے ذریعہ ہدایت پر اکٹھے ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور ان میں ایمان کی لو دوبارہ جاگ اٹھتی ہے۔ یہ میرا جواب نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کا جواب ہے۔

"لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ مِّنْ ھٰٓؤُلَآءِ". اگر ایمان کا زمین سے نام و نشان نابود ہو جائے اور کوسوں دور ثریا ستارے تک بھی چلا جائے تب بھی خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ ایک شخص اسے وہاں سے واپس لے آئے گا۔ یہ حدیث بخاری کی ہے لیکن اگر یہ کسی اور کتاب کی بھی ہوتی تب بھی اس پر آنحضرت ﷺ کی مہر ثبت تھی۔ کسی کی مجال نہیں کہ اس کی صداقت سے انکار کر سکے۔ کیونکہ یہ ایسی تحدی اور قوت کے ساتھ بول رہی ہے کہ کوئی بھی جھوٹی حدیثیں گھڑنے والا شخص ایسی باتوں کا تصور

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمّرم گرکفر این بود بخدا سخت کافرم

اللہ اور اس کے رسول مقبول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ و سلم کی
محبت میں سرشار معصوم احمدیوں پر

توہین رسالت کے سراسر جھوٹے اور ناپاک الزام میں عائد

بعض مقدمات کی تفصیل

(رشید احمد چوہدری- پریس سیکرٹری)

(آٹھویں قسط)

ڈپٹی کمشنر کی مداخلت پر تبلیغ کے جرم میں قائم ہونے والا مقدمہ توہین رسالت کے مقدمہ میں تبدیل کردیا گیا۔

تین مربیان کو بھی مقدمہ میں ملوث کر دیا گیا

موضع ہرا تھانہ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کے چھ احمدی احباب جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں: (۱) محمد الٰہی ولد سردار (۲) تصور الٰہی ولد محمد الٰہی (۳) محمد خان ولد فتح دین (۴) جاوید احمد ولد خلیل احمد (۵) اعجاز احمد ولد محمد حیات (۶) ماسٹر مبشر احمد ولد صلاح الدین۔ کے خلاف ایک مقدمہ نمبر ۲۰۴ تبلیغ کرنے اور لٹریچر تقسیم کرنے کے جرم میں مورخہ ۲۱ر جولائی ۱۹۹۶ء کو تھانہ علی پور چٹھہ میں زیر دفعہ 298/C تعزیرات پاکستان درج کیا گیا۔ یہ مقدمہ ایک مخالف سلسلہ ذوالفقار علی ولد شیر علی ساکن کوٹ ہرا کی تحریری درخواست پر درج کیا گیا۔ مدعی نے انچارج چوکی رسول نگر کے نام درخواست میں لکھا: "میں موضع کوٹ ہرا کا رہائشی ہوں اور پرائمری سکول قادر آباد کالونی میں بطور ٹیچر ملازمت کرتا ہوں۔ ہمارے گاؤں میں مسمیان محمد الٰہی ولد سردار، تصور الٰہی ولد محمد الٰہی، محمد خان ولد فتح دین، جاوید احمد ولد خلیل احمد، اعجاز احمد ولد محمد حیات ساکنان کوٹ ہرا اور ماسٹر مبشر احمد میانہ ساکن مدرسہ چٹھہ قادیانی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں جو آئے دن اپنے دین کی تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ مورخہ ۲۸ر جون ۱۹۹۶ء کو مندرجہ بالا اشخاص نے ایک تبلیغی مجلس محمد خان مذکور کے گھر میں منعقد کی۔ میں اور ٹیپو سلطان ولد محمد اسلم اور کاشف زمان ولد محمد زمان ساکنان کوٹ ہرا عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد مسجد کے باہر کھڑے تھے کہ محمد خان مذکور ہمیں بھی بلا کر اپنے گھر لے گیا۔ مندرجہ بالا اشخاص قادیانی فرقہ کی تبلیغ باری باری کرتے رہے اور ہمیں قادیانی فرقہ میں شامل ہونے کی ترغیب دیتے رہے۔ ہمارے علاوہ اس مجلس میں اصغر علی، صوفی محمد صادق اور محمد ارشد ولد ارشاد اللہ نمبردار جو کہ اہل سنت جماعت سے تعلق رکھتے ہیں شامل تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ مندرجہ بالا ملزمان نے تین عدد لٹریچر "ایک غلطی کا ازالہ"، "سیرت مسیح موعود"، اور "کیا احمدی سچے مسلمان نہیں" ہمیں دئے۔ یہ لٹریچر جماعت اہل سنت کے بالکل منافی ہے۔ اس طرح ملزمان مذکوران نے فرقہ احمدی میں شامل ہونے کے لئے لوگوں کو ترغیب دے کر اور مندرجہ بالا لٹریچر اپنے فرقہ کی مشہوری کے لئے دے کر بہت سنگین جرم کیا ہے۔ اس لئے بذریعہ درخواست ہذا استدعا ہے کہ ملزمان مذکوران کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے"۔

اس درخواست پر انچارج چوکی رسول نگر نے یہ لکھ کر کہ درخواست سے صورت کارروائی بمطابق دفعہ 298/C تعزیرات پاکستان پائی جاتی ہے۔ انچارج تھانہ علی پور چٹھہ کو اسی دن یعنی ۲۱ر جولائی ۱۹۹۶ء کو بھجوا دی جہاں مذکورہ بالا چھ آدمیوں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا۔

دو احباب کو تو فوری طور پر گرفتار کر لیا گیا مگر بقیہ چار کی ضمانت قبل از گرفتاری کرالی گئی تاہم ضمانت کی توثیق کے موقع پر مجلس ختم نبوت گوجرانوالہ کے ملاؤں کے شور و غل اور عدالت کو دھمکیوں کی وجہ سے ان کی ضمانتوں کی توثیق نہ ہو سکی اور سب احمدی احباب گرفتار ہو گئے۔

ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ جاوید سرور نے احمدیہ دشمنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسسٹنٹ کمشنر پولیس کو ہدایت دی کہ وہ علی پور چٹھہ تھانہ کے انچارج کو حکم دے اور سب احمدیوں کے خلاف مقدمہ میں دفعہ 295/C (توہین رسالت) کا اضافہ کرے۔ نیز اس مقدمہ میں جماعت احمدیہ کے تین مربیان کو بھی شامل کرے۔ چنانچہ اس کے حکم سے نہ صرف مقدمہ میں توہین رسالت کی دفعہ کا اضافہ ہوا بلکہ تین مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ مکرم طاہر احمد صاحب، مکرم منیر احمد صاحب بھٹی اور مکرم محمد داؤد صاحب کو بھی بغیر کوئی وجہ بتائے پولیس نے اس مقدمہ میں ملوث کر لیا۔

اس طرح یہ مقدمہ جو چھ احمدیوں کے خلاف تبلیغ اور تقسیم لٹریچر کا مقدمہ تھا اب ۹ احمدیوں کے خلاف توہین رسالت کے مقدمہ میں تبدیل ہو گیا اور سیشن کورٹ میں اس کی سماعت شروع ہوئی۔

مورخہ ۳۰ر اپریل ۱۹۹۸ء کو عدالت میں صرف اس بات پر بحث ہوئی کہ اس مقدمہ میں دفعہ 295/C کا اطلاق ہوتا ہے یا نہیں۔ مقدمہ کی کارروائی ابھی جاری ہے۔

☆......☆......☆

مجسٹریٹ نے تبلیغ کے جرم میں مقدمہ کو توہین رسالت کے مقدمے میں تبدیل کر دیا

مکرم ڈاکٹر رانا سعید احمد صاحب ساکن چک 61-RB ضلع فیصل آباد کے خلاف تھانہ کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد میں مورخہ ۲۶-۴-۹۷ کو ایک مقدمہ نمبر ۲۱۸ تبلیغ کرنے کے جرم میں زیر دفعہ 298/C تعزیرات پاکستان درج کیا گیا۔ یہ مقدمہ مولوی غلام نبی ولد رحیم بخش امام مسجد غوثیہ چک نمبر 61-RB فیصل آباد کی تحریری درخواست پر درج ہوا۔ مسجد کے ملاں نے انچارج تھانہ کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد کو لکھا:

چک نمبر 61RB تھانہ کھرڑیانوالہ چوکی بلوچنی میں ایک شخص ڈاکٹر سعید احمد قادیانی غیر مسلم نے کاکا کشمیری قادیانی ساکن چک ہذا کی دوکان میں ڈاکٹری کرتا ہے اور مریضوں کو قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے۔ مسلمانوں میں آیات قرآنی اور ان کے ترجمہ کی پرچیاں تقسیم کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ قادیانی مذہب سچا ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی جعلی نبی سچا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ حضور سرور کائنات ﷺ معراج پر نہیں گئے اور دیگر توہین آمیز تبلیغ کرتا ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات اور احساسات مجروح ہوتے ہیں جو زیر دفعات 295/C اور 298/C تعزیرات پاکستان جرم ہے۔ اور مولانا غلام نبی، بشارت علی ٹھیکیدار، چوہدری نذیر احمد بسرا کو قادیانی مذہب کی تحریری چٹیں بنا کر دی ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ ڈاکٹر سعید احمد قادیانی غیر مسلم کے خلاف زیر دفعہ 295/C اور 298/C تعزیرات پاکستان پرچہ درج کیا جائے اور ملزم کو گرفتار کر کے جیل بھیجا جائے"۔

اس درخواست پر چوکی بلوچنی کے اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس فدا حسین نے لکھا:

"اس وقت مولانا غلام نبی ولد رحیم بخش ساکن چک نمبر 61-RB امام مسجد نے ایک تحریری درخواست پیش کی ہے۔ درخواست و حالات و واقعات سے سردست صورت جرم 298/C تعزیرات پاکستان پائی جاتی ہے" اور انہوں نے یہ درخواست اس رپورٹ کے ساتھ مقدمہ کے اندراج کے لئے ۲۶ر اپریل ۱۹۹۷ء کو ہی تھانہ کھرڑیانوالہ بھجوادی جہاں ڈاکٹر سعید احمد کے خلاف دفعہ 298/C کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا اور بعد ازاں ان کو گرفتار کر لیا گیا۔

ان کی طرف سے ضمانت کی درخواست دائر کی گئی جو جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں مورخہ ۷ر مئی کو پیش ہوئی اور اس نے ضمانت کی درخواست نامنظور کر دی اور فیصلہ میں لکھا کہ بادی النظر میں مقدمہ ہذا کے حالات کے مطابق ملزم کے خلاف جرم دفعہ 295/C کا اطلاق بھی پایا جاتا ہے لہذا درخواست ضمانت اس عدالت کے دائرہ اختیار سماعت میں نہ ہونے کی بنا پر خارج کی جاتی ہے۔

اس فیصلہ کے خلاف سیشن کورٹ فیصل آباد میں ضمانت کی درخواست دی گئی مگر سیشن جج نے بھی مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب کی ضمانت کی درخواست منظور نہ کی۔ چنانچہ لاہور ہائی کورٹ میں درخواست دی گئی جہاں بالآخر وہ منظور ہو گئی۔ اور اس طرح ڈاکٹر صاحب کو ضمانت کے حصول کے لئے تین ماہ جیل میں گزارنے پڑے۔

مخالفین نے عدالت پر دباؤ ڈالنے کے لئے فیصل آباد شہر کے مختلف علاقوں میں دیواروں پر مندرجہ ذیل اشتہارات لکھے ہوئے ہیں:

(۱) گستاخ رسول شفیق سعید قادیانی کو پھانسی دو۔

(سنی دفاع)

(۲) گستاخ رسول شفیق مسیح سعید قادیانی کو پھانسی دو۔

نیز ضمانت کی سماعت کے دن وہ بہت بڑی تعداد میں عدالت میں آجاتے ہیں تاکہ جج پر دباؤ ڈالا جاسکے۔ مقدمہ کی سماعت سیشن کورٹ فیصل آباد میں جاری ہے۔

☆......☆......☆

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

محترم شیخ امری عبیدی صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۱/دسمبر ۹۸ء میں مکرم عبدالحمید چودھری صاحب کے قلم سے محترم شیخ امری عبیدی صاحب کا تفصیلی ذکر خیر شامل اشاعت ہے۔

محترم شیخ امری عبیدی صاحب عالم باعمل اور صاحب رؤیا و کشوف تھے۔ آپ نے نومبر ۱۹۳۶ء میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کے ذریعہ احمدیت قبول کی، انہی کے زیر تربیت دینی تعلیم حاصل کی اور یکم اکتوبر ۱۹۴۳ء سے اپنی سرکاری ملازمت سے فارغ ہو کر دعوت الی اللہ میں مصروف ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو زبردست دماغ اور تقریر کی غیر معمولی قابلیت عطا کی تھی۔ قرآن کریم کے سواحیلی ترجمہ کے سلسلہ میں بھی نمایاں خدمت کی توفیق پائی۔ ۱۹۵۴ء میں مزید دینی تعلیم کے حصول کیلئے ربوہ تشریف لائے اور ۲۴/اپریل ۱۹۵۶ء کو واپس مشرقی افریقہ تشریف لے گئے۔ ان دنوں افریقہ میں تحریک آزادی زوروں پر تھی۔ آپ نے بھی اس میں حصہ لیا اور اس میدان میں بڑا نام پیدا کیا۔ آپ کی رائے کی سیاسی راہنما قدر کرتے تھے۔

۱۵/فروری ۱۹۶۰ء کو آپ پہلی بار دارالسلام کے میئر منتخب ہوئے۔ جلد ہی ٹانگانیکا لیجسلیٹو کونسل کے بلامقابلہ ممبر بھی منتخب ہوگئے۔ ملک کی اسمبلی میں آپ کی بعض معرکۃالاراء تقاریر نے ملک گیر شہرت حاصل کی۔ آپ نے ٹانگانیکا میں عیدالاضحیٰ کی تعطیل بھی منظور کروائی اور جمعہ کے دن سرکاری دفتروں میں مسلمان ملازمین کو بارہ بجے کے بعد رخصت دینے کا فیصلہ بھی آپ نے ہی کروایا۔ ۱۹۶۲ء کے شروع میں آپ ٹانگانیکا کے مغربی صوبے کے ریجنل کمشنر مقرر کردئے گئے۔

حضرت چودھری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ جب ۱۹۶۳ء میں مشرقی افریقہ تشریف لے گئے تو آپ نے حضرت چودھری صاحبؓ سے مشورہ مانگا کہ کیا میری سیاسی سرگرمیاں میرے وقف کی روح کے خلاف تو نہیں؟۔ حضرت چودھری صاحبؓ نے فرمایا کہ اس بارہ میں اگر کوئی پریشانی ہے تو حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں عرض کریں اور جہاں تک میرے مشورہ کا تعلق ہے وہ یہ ہے کہ کمال اخلاص اور دیانت کے ساتھ اپنے ضمیر کو ٹٹولیں، اگر آپ کا حقیقی مقصد خدمت دین ہے اور یہ مواقع جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مہیا فرمائے ہیں ان کے فرائض کو کمال دیانتداری کے ساتھ سرانجام دیتے ہوئے آپ پھر بھی ہر موقعہ کو خدمت دین کا ذریعہ بناتے ہیں تو پریشانی کی کوئی وجہ نہیں۔ لیکن اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ یہ مواقع اور مناصب اپنی ذات میں آپ کے لئے پُرکشش بن رہے ہیں تو پھر آپ کو بیشک فکر ہونی چاہئے۔

محترم عبیدی صاحب ۱۲/مارچ ۱۹۶۳ء کو ٹانگانیکا کے وزیر انصاف مقرر کئے گئے۔ جب ۱۹۶۴ء میں زنجبار اور ٹانگانیکا کا ادغام ہوا تو آپ کو تعمیر قومی اور ثقافت ملی کی وزارت سونپی گئی۔ اقوام متحدہ کے اٹھارویں اجلاس میں آپ اپنے ملک کے وفد کے رئیس بنے۔ پھر قاہرہ میں افریقی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس میں بھی آپ صدر نائرے کے ہمراہ وفد میں شامل ہوئے۔ لیکن وہاں بیمار ہوگئے۔ چنانچہ علاج کی خاطر جرمنی بھجوادیا گیا لیکن مرض کی علامات ایسی پیچیدہ تھیں کہ صحیح تشخیص نہیں ہو سکی۔ بالآخر دو ماہ تک زیر علاج رہنے کے بعد آپ ۹/اکتوبر ۱۹۶۴ء کو انتقال کر گئے۔ ۱۶/اکتوبر کو پوری فوجی اعزاز کے ساتھ احمدیہ قبرستان چنگومے کے قطعہ موصیان میں دفن کئے گئے۔ آپ کے جنازہ میں ٹانگانیکا کے صدر، کینیا اور یوگنڈا کے وزرائے اعظم اور دیگر اعلیٰ حکام بھی شامل ہوئے اور ٹانگانیکا زنجبار ریپبلک کے صدر مملکت ڈاکٹر نائرے نے اس موقعہ پر کہا کہ "ہم میں سے بہت سوں کیلئے اُن کی وفات ایک ذاتی نقصان ہے، نیز قوم کیلئے بھی یہ ایک عظیم نقصان ہے۔ اُن کی عظیم لیاقتیں اور خدمات بلا پس و پیش ملک کے لوگوں کے لئے ہمیشہ وقف رہیں۔ ہم اپنے درمیان اس خلاء کو برداشت کرنے کی تاب نہیں رکھتے"۔

حضرت کنفیوشس علیہ السلام کی "کتاب الحوار"

کنفیوشس ازم کے بانی حضرت کنفیوشس علیہ السلام کا چینی نام چھیو (Qiu) تھا۔ آپؑ چین کے قدیمی ملک لوگوؤ (Luguo) کے رہنے والے تھے۔ آپؑ کا زمانہ ۵۵۱ تا ۴۷۹ قبل مسیح ہے۔ آپؑ کے والد بچپن میں ہی فوت ہوگئے تھے اور آپؑ کی عمر کا بیشتر حصہ غربت میں گزرا لیکن آپؑ نے حصول علم کی خاطر بہت محنت کی اور پھر ایک عظیم مفکر کی حیثیت سے پہچانے جانے لگے۔ کچھ عرصہ سرکاری ملازمت بھی کی۔ پھر ہجرت کر کے دیگر قریبی ممالک میں مقیم رہے اور ۶۸ سال کی عمر میں واپس لوٹے۔ آپؑ نے پرانے زمانہ کی چھ کتب کو از سر نو مرتب کیا جن میں سے پانچ کتب اب بھی موجود ہیں اور چین کے ادب میں خاص مقام رکھتی ہیں۔ آپؑ نے تعلیم کو عام کرنے کیلئے بہت محنت کی اور ذاتی سکول بھی کھولا۔ آپکے شاگردوں کی تعداد تین ہزار بیان کی جاتی ہے جن میں سے ۷۲ مشہور ہوئے۔

حضرت کنفیوشسؑ نے خود تو باقاعدہ کوئی کتاب نہیں لکھی تاہم آپؑ کے اقوال و حالات پر مشتمل ایک کتاب آپؑ کے شاگردوں نے مرتب کی تھی جس کا نام لن یُو (Lun Yu) یعنی کتاب الحوار ہے جو چین کی چار مقدس قدیمی کتب سے ایک ہے۔ اس کے ۲۰/ابواب میں پانچ سو آیات اور بارہ ہزار سے زیادہ الفاظ ہیں۔ کنفیوشس ازم کا مرکزی نکتہ بنی نوع انسان سے ہمدردی اور رحم ہے۔ اسی طرح عمل صالح اور حسن خلق پر بھی زور دیا گیا ہے۔ اپنے شاگردوں کو آپؑ نصیحت کرتے ہوئے کہتے ہیں: "علم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی دہرائی بہت ضروری ہے۔ پہلا سبق یاد کرو، پھر نیا سبق سیکھو۔ پڑھائی میں سنجیدہ رہو۔ سوچنے اور غور کرنے کی عادت ڈالو۔ کسی چیز کا علم ہو تو بیان کرو ورنہ کہہ دو کہ میں نہیں جانتا"۔

یہ مختصر معلوماتی مضمون روزنامہ "الفضل" ربوہ ۳/فروری ۹۹ء میں مکرم نصیر احمد بدر صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

عالم شباب کا دلرباب نقشہ

۱۸۵۹ء کے قریب جب حضرت مسیح موعود کی عمر مبارک چوبیس سال تھی، آپ نے عربی میں ایک جامع فقرہ لکھا جو فصاحت و بلاغت کا بھی ایک نہایت عمدہ نمونہ ہے۔ اس کا ترجمہ ہے:- مساجد میرا مکان ہیں، صالحین میرے بھائی ہیں، ذکر الٰہی میرا مال ہے اور خلق خدا میرا کنبہ ہے۔

حضرت اقدسؑ کا یہ پاکیزہ کلام روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۸/جنوری ۹۹ء میں اخبار "بدر" کی ایک پرانی اشاعت سے منقول ہے۔

احمدی شعراء
فیض عالم خان صاحب۔ فیض چنگوی

مکرم فیض صاحب کے آباء کا سلسلہ ہندو راجپوت راجہ انگ پال سے جاملتا ہے۔ اُس راجہ کی بیسویں پشت مسلمان ہوئی اور سب سے پہلا شخص جس نے اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی وہ راجہ پٹن پال کا بیٹا تھا جس کا اسلامی نام بنگش خان رکھا گیا۔ اُسی کے نام پر فیض صاحب کا آبائی گاؤں چنگا بنگیال آباد ہوا جو ضلع راولپنڈی میں واقع ہے۔

محترم فیض صاحب کے نانا حضرت حکیم خواجہ کرم داد خان صاحبؓ، ریاست جموں و کشمیر کے شاہی طبیب تھے۔ اُن کا انتقال ۱۹۵۰ء میں ۱۱۷ برس کی عمر میں ہوا۔ جبکہ اُن کے بھائی حضرت مولوی فضل خان صاحب کو بھی ۳۱۳ صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا اور وہ اردو، عربی، فارسی اور انگریزی پر عبور رکھتے تھے اور کئی کتب کے مصنف بھی تھے۔ فیض صاحب کا بچپن ان کے ہی زیر سایہ پروان چڑھا اور آپ نے پانچویں میں زیر تعلیم ہونے کے زمانہ میں ہی اشعار کہنے اور مجالس میں سنانے شروع کردئے۔ جب آپ تلاش معاش کے سلسلہ میں بنگال چلے گئے تو شعر و شاعری کا سلسلہ اس وقت تک کیلئے منقطع ہو گیا جب آپ کی شادی ہوئی۔ آپ کی اہلیہ اردو کی اچھی ادیبہ اور اسلام و احمدیت سے گہرا شغف رکھنے والی اور اعلیٰ اخلاق کی حامل تھیں۔ ۱۹۴۰ء میں فیض صاحب بنگال سے شملہ آگئے جہاں سید ضمیر حسین جعفری صاحب کی شاگردی اختیار کرلی۔ پھر آپ کا کلام متعدد رسائل و اخبارات میں متواتر شائع ہوتا رہا۔

فیض صاحب نے مختلف جماعتی عہدوں پر بھی کام کیا۔ جماعت شملہ کے ۵ سال جنرل سیکرٹری اور ایک سال قائد خدام الاحمدیہ رہے۔ کراچی آنے کے بعد مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی اور رسالہ "المصلح" کے مدیر بھی رہے۔

آپ کا مختصر ذکر خیر اور نمونہ کلام مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۰/فروری ۱۹۹۹ء میں شامل اشاعت ہے۔ فیض صاحب کا منظوم کلام آپ کے بیٹے مکرم ہاشم سعید صاحب نے "تقدیس افکار" کے نام سے شائع کیا ہے۔ آپ نے دل کی گہرائی سے اپنا کلام کہا ہے جس میں پُرگوئی اور زودگوئی کے علاوہ حقیقت آفرینی اور جذبات نگاری بہت نمایاں ہے۔ نمونہ کلام ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔

ہے اگر ہوشیار و دانا مثلِ دیوانہ گزر
زندگی کی رہ گزر سے بے نیازانہ گزر
رنگ و بو کے یہ مناظر ہیں فریب زندگی
مسکرا کر دیکھ ان کو مثلِ بیگانہ گزر
اہل ثروت کی خوشی کو دیکھ کر غمگیں نہ ہو
غور کر، کرتے ہیں کیسے اہل غمخانہ گزر

پیری میں دوسروں کا سہارا ملے گا کیا
دینے لگے ہیں مجھ کو مرے دست و پا فریب

نرالا فلسفہ پیدا کیا روشن خیالی نے
نئی منطق میں نسلِ نو کے برخوردار الجھے ہیں
زمانے سے الجھ کر فیض کھو بیٹھے وقار اپنا
جو سچ پوچھو تو نااہلوں سے ہم بیکار الجھے ہیں

معلوم نہیں جو دنیا کو، ہیں دل کے سہارے ایسے بھی
مَیں جن کے سہارے جیتا ہوں کچھ غم ہیں تمہارے ایسے بھی
جو شمع کی صورت جلتے ہیں، خاموش، نہیں کچھ کہہ سکتے
بیٹھے ہیں تمہاری محفل میں کچھ درد کے مارے ایسے بھی
زنداں کی سلاخوں سے ہم نے گھر لٹتے جلتے دیکھے ہیں
دیکھے تو نہ جاتے تھے لیکن دیکھے ہیں نظارے ایسے بھی
وہ راہِ تصور سے آکر اے فیض مجھے آ ملتے ہیں
بے خوف و خطر، سر شام و سحر ہوتے ہیں نظارے ایسے بھی
(فیض چنگوی)

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

24/09/99 - 30/09/99

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 24th September 1999
15 Jamada Al Akera 1420

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.40 Children's Corner: Tarteel ul Quran Class Lesson No.27 (R)
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No. 272 (R)
02.05 Tabarukaat: Speech by Maulana Jalal ud - din Shams Sahib, Jalsa Salana 1961 (R)
03.05 Urdu Class: (R)
04.10 Learning Arabic: Lesson No.13 (R)
04.25 Urdu Adab Ka Ahmadiyyat Dabistan
04.40 Homeopathy Class: No.68 Rec: 07.03.95
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45 Children's Corner: Tarteel ul Quran Class
07.10 Quiz: History of Ahmadiyyat, Part 6
07.50 Saraiky Programme: Tarjumatul Quran Class, Rec.25.05.98
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.272 (R)
09.45 Urdu Class: Lesson No.272 (R)
09.55 Urdu Class (R)
11.00 Indonesian Service: Wacana Hadith, more..
11.30 Bengali Service: A siting with an Ahmadi
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.50 Darood Shareef
13.00 Friday Sermon
14.00 Documentary: Hobbies, Part 1
14.30 Rencontre Avec Les Francophones: Rec:29.12.97, with French speaking guests
15.35 Friday Sermon: (R)
16.35 Children's Corner:Class Pt4, MTA Canada
17.05 German Service: Quran und Bible, more...
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.25 Urdu Class
19.40 Liqa Ma'al Arab: No. 273 Rec: 16.04.97
20.45 MTA Belgium: Vrag en Antwood, Pt1
21.20 Medical Matters: Topic – Eye diseases Guest: Dr Naseer Ahmad Mansoor Sb
21.50 Friday Sermon: (R)
22.50 Rencontre Avec Les Francophones: (R)

Saturday 25th September 1999
16 Jamada Al Akhera 1420

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.35 Children's Corner: Class No.4, Part 1 Produced by MTA Canada
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No. 273 (R)
02.10 Weekly Review: Coming programmes
02.20 Friday Sermon: (R)
03.20 Urdu Class: (R)
04.25 Computers for Everyone: Part 16 (R)
05.00 Rencontre Avec Les Francophones (R)
06.05 Tilawat, Weekly Review, Darsul-Hadith, News
07.00 Children's Corner: Class No.4, Pt1 (R) From MTA Canada
07.30 Mauritian Programme: Jamat activities
08.15 Medical Matters: Topic –Eye diseases (R)
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No. 273 (R)
09.55 Urdu Class (R)
11.00 Indonesian Service: Tilawat, Cooking, Nazm, Children's Class
12.05 Tilawat, News, Weekly Review
12.50 Learning Danish:
13.25 Computers For Everyone: Part 16 (R)
13.55 Bengali Service: Waqf e Nau scheme,...
14.55 Children's Class with Huzoor Rec:14.03.98
15.55 Quiz: Khutbat e Imam, from 1998
16.45 Hikayate Shereen: Story No. 4
17.00 German Service: Schule und Dann
18.05 Tilawat, Weekly Review
18.25 Urdu Class
19.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.274 Rec:17.04.97
21.00 Al Tafeseer ul Kabir: Lesson No.59
21.30 Children's Class: Rec,14.03.98
22.30 Q/A With Huzoor: from London Rec:15.08.99, Final part
23.25 Documentary: Handicraft exhibition Held at Mulan Art Council, Pakistan

Sunday 26th September 1999
17 Jamada Al Akhera 1420

00.05 Tilawat, News, Weekly Review
00.50 Quiz: Khutbat e Imam (R)
01.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.274 (R)
02.15 Canadian Horizons: Class No.16
03.15 Urdu Class: (R)
04.20 Learning Danish: (R)
04.50 Children's Class: Rec,14.03.98 (R)
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
06.50 Weekly Review
07.00 Quiz: Khutbat e Imam (R)
07.25 Q/A Session: London Rec:15.08.99 (R)
08.20 Documentary: Handicraft Exhibition (R)
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.274 (R)
09.55 Urdu Class: (R)
11.00 Indonesian Service: Al Fatihah, ...
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Chinese: Lesson No.140
13.10 Friday Sermon:
14.10 Bengali Service: Importance of learning The Holy Quran
15.25 Mulaqat With English Speaking Friends With Huzoor Rec: 14.04.06
16.30 Children's Class No.29, Part2 Rec: 17.06.95
17.00 German Service: Journal, Al; Maidah
18.05 Tilawat, Seerat un Nabi
18.25 Urdu Class:
19.35 Weekly Review
19.45 Liqa Ma'al Arab: No.275 Rec: 22.04.97
20.50 Albanian Item: Introduction to Islam
21.20 Dars ul Quran: No4, Rec,06.02.95
22.55 Mulaqat With Huzoor (R)

Monday 27th September 1999
18 Jamada Al Akhera 1420

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Class: Lesson No.29, Pt2 (R)
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No. 275 (R)
02.05 MTA USA : Jalsa Highlights 1998
03.05 Urdu Class: (R)
04.15 Learning Chinese: Lesson No. 140 (R)
04.45 Mulaqat With Huzoor (R)
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
07.00 Children's Class: Lesson No.29, Part 2(R)
07.05 Dars ul Quran: Lesson No. 4(R)
08.35 Liqa Ma'al Arab Session No. 275(R)
09.40 Urdu Class: (R)
10.55 Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Norwegian: Lesson No.35
13.10 MTA Sports: Obsticle Race On annual sports event, Rabwah
14.00 Bengali Service: Lajna Quiz Organised by Lajna Dhaka
15.00 Homeopathy Class No. 69 Rec:13.03.95
16.10 Children's Class No.30, Part 1,Rec:24.06.95
16.55 German Service.
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class:
19.45 Liqa Ma'al Arab:No.276 Rec: 23.04.97
20.45 Turkish Programme:
21.10 Rohani Khazaine Host: Syyed Mubashir Ahmad Ayaz Sahib
21.55 Homoeopathy Class: Lesson No.69 (R)
23.00 Learning Norwegian: Lesson No.35 (R)

Tuesday 26th September 1999
19 Jamada Al Akhera 1420

00.05 Tilawat, Darsul Hadith, News
00.40 Children's Class:Lesson No.30, Pt1 (R)
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.276 (R)
02.10 MTA Sports: Obstacle Race
03.05 Urdu Class: (R)
04.10 Learning Norwegian: Lesson No.35 (R)
04.50 Homoeopathy Class: Lesson No.69 (R)
06.05 Tilawat, Darsul Hadith, News
06.40 Children's Class: Lesson No.30, Part 1 (R)
07.00 Pushto Programme: Friday Sermon Rec:20.03.98, With Pushto Translation
08.05 Rohani Khazaine: Shahadatul Quran (R)
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.276 (R)
09.40 Urdu Class: (R)
10.55 Indonesian Service: Dawatul Amir, Dialog
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Swedish: Lesson No.20
13.00 From The Archives: Friday Sermon by Huzoor, Rec:01.12.89
13.55 Bengali Service: Significance of salat and Dua, Life of Hadhrat Imam Mahdi (AS)
14.55 Tarjumatul Quran Class No.33 Rec04.01.95
16.00 Children's Corner: Tarteel ul Quran Class Lesson No.28
16.20 Children's Corner: Entertaining and educating, Nasrat Rawalpindi – Part 1
16.55 German Service:
18.05 Tilawat, Darsul Hadith
18.30 Urdu Class:
19.40 Liqa Ma'al Arab No. 277 Rec:24.04.97
20.40 Norwegian Service: Contemporary Issues 'Christianity, a journey from fact to fiction'
21.05 MTA Variety: discussion programme
21.35 Hamari Kaenat: Satalite communication
22.00 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.33 (R)
23.00 Learning Swedish: Lesson No.20 (R)
23.20 Speech: Seerat Sahaba Rasool (SAW) By Hafiz Muzaffar Ahmad

Wednesday 29th September 1999

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Tarteel ul Qurean Class Lesson No.28 (R)
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.277 (R)
02.00 From The Archives: Friday Sermon (R)
03.00 Urdu Class: (R)
04.00 Learning Swedish: Lesson No.20 (R)
04.25 Speech: Seerat Sahaba Rasool (SAW) (R)
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.33 (R)
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Tarteel ul Quran Class
07.00 Swahili Item: Friday Sermon by Huzoor Rec: 06.09.96, With Swahili Translation
08.15 Hamari Kaenat: Satalite Communications
08.40 A Page from the History if Ahmadiyyat
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No. 278 (R)
09.55 Urdu Class: (R)
10.55 Indonesian Service: Riwayat para Sahaba,..
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Spanish: Lesson No.6
13.10 Mulaqat: Huzoor and Urdu speaking guests Rec: 06.01.95
14.15 Bengali Service: Friday Sermon Rec: 17.04.98
15.20 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.34 Rec: 11.01.95
16.20 Children's Corner: Guldasta
16.55 German Service:
18.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.25 Urdu Class:
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No. 279 Rec: 30.04.97
20.30 MTA France: Match de Football
21.10 MTA Lifestyle: Al Maidah
21.35 Duree Sameen
22.05 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.34 (R)
23.05 Learning Spanish: Lesson No.6 (R)

Thursday 30th September 1999
21 Jamada Al Akhera 1420

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.35 Children's Corner: Guldasta (R)
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No. 279
02.10 Mulaqat: with Urdu speaking guests (R)
03.15 Urdu Class: (R)
04.15 Learning Spanish: Lesson No.6 (R)
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.34 (R)
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Corner: Guldasta (R)
07.10 Sindhi Program: Friday Sermon Rec: 06.11.98
08.05 MTA lifestyle: Al Maidah (R)
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No. 279 (R)
10.00 Urdu Class: (R)
11.00 Indonesian Service:Riwayat para Sahaba,...
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Arabic: Lesson No.14
13.00 Tabarukaat: speech by Ch. M. Zafrullah Khan Sb, Jalsa Salana 1968
13.50 Bengali Service: Q/A with Huzoor Rec:14.07.98
15.00 Homoeopathy Class No:70 Rec: 14.03.95
16.05 Children's Corner: Tarteel ul Quran Lesson No.29 (R)
16.25 Documentary: Kino Waxing Factory
16.55 German service
18.05 Tilawat, Dars Malfozaat
18.30 Urdu Class
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No. 280 Rec:06.05.97
20.35 Speech: by Bashir Ahmad Orchard Sb
21.05 Quiz: History of Ahmadiyyat, No.7
22.00 Homoeopathy Class No:70 (R)
23.10 Learning Arabic: Lesson No.14
23.20 Urdu Abad Ka Ahmadiyyat Pakistan

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 6 — Friday, September 24, 1999 — Issue No. 39

بقیہ :خطاب جلسہ سالانہ از صفحہ ۱۰

ایک گاؤں شِنالا (Shinala) میں ایک شخص "بے ما" (Bema) نے لوگوں کے سامنے یہ عجیب واقعہ بیان کیا کہ عرصہ بیس سال قبل خاکسار سخت بیماری میں مبتلا ہوا۔ مرگی کے دورے پڑنے لگے۔ ہر ممکن علاج کیا ذرہ بھی افاقہ نہ ہوا۔ شہر کے ایک عامل نے کچھ تعویز گنڈے دیتے ہوئے کہا کہ ان کو کمر سے باندھ لو۔ یہی تمہاری بیماری کا علاج ہے۔ انہی ایام میں کشف کی حالت میں ایک بزرگ آئے اور کہا کہ تم نے یہ کیا باندھا ہوا ہے اسے اتار ڈالو۔ میرے دل میں بہت زور سے احساس ہوا کہ یہ بزرگ امام مہدی ہیں۔ خاکسار نے کمر سے باندھے تعویز گنڈے اتار پھینکے۔ اسی روز خدا تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی۔ اس دن سے آج تک مجھے کبھی مرگی کا دورہ نہیں پڑا۔ میں تو اسی روز سے مہدی کو قبول کر کے ان کی تلاش میں تھا۔ آپ لوگوں کے آنے سے مجھے امام مہدی مل گئے ہیں۔ اب کون ہے جو مجھے اس میں شامل ہونے سے روک سکتا ہے۔

اس پر ہمارے مبلغ صاحب نے اسے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کی تصاویر دکھائیں تو حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر کی طرف اشارہ کر کے فوراً کہا کہ یہی وہ بزرگ ہیں جو خواب میں ملے تھے اور تعویز گنڈے سے منع کیا تھا۔

بورکینا فاسو:

امسال یہاں ۶۷۷ مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے جن میں سے ۲۵ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔

☆......۸۱۰ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ دو کی تعمیر انہوں نے خود مکمل کی ہے باقی ۸۰۸ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ تین مساجد زیر تعمیر ہیں۔ مختلف ریجنز میں مرحلہ وائز تعمیر کا پروگرام جاری ہے۔

☆......اس وقت بورکینا فاسو میں مساجد کی کل تعداد ۱۶۸۸ ہو چکی ہے۔

☆......دوران سال ایک نئے تبلیغی مرکز کی تعمیر ہوئی۔

☆......۲۶۰ چیفس نے احمدیت قبول کی اور ۸۱۱۔ امام احمدیت میں داخل ہوئے۔

ناصر احمد صاحب سدھو مبلغ ڈوری، بورکینا فاسو بیان کرتے ہیں:

"نصرت الٰہی کی عظیم الشان لہر احمدیت کی مقبولیت کی صورت میں ظاہر ہو رہی ہے اور ایسے لگتا ہے کہ قبولیت کا جو جوش دلوں میں نظر آرہا ہے خاص فضل الٰہی ہے۔ ہم اس کے گواہ ہیں کہ اللہ کے فضل سے اب تو علاقے کے علاقے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔

☆......امسال صرف ڈوری (Dori) کے علاقہ میں بیعتوں کی تعداد چھ لاکھ ۳۵ ہزار ۵۰۹ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں نے گزشتہ سال ان کی والدہ کی ایک رؤیا بیان کی تھی۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے انہیں ایک ڈوری دی ہے کہ ایک بہت بڑا علاقہ فتح ہوا ہے اس کے گرد لگانی ہے۔ وہ رات رؤیا میں ڈوری بنتی رہیں۔ صبح اٹھی تو بازوؤں میں درد تھی کیونکہ رات بھر محنت کرنا پڑی تھی اور وہ لگائی ہوئی ڈوری آج کام کر رہی ہے اور ڈوری ہی کے علاقہ میں یہ معجزہ رونما ہوا ہے۔

ہمارے سنٹر ڈوری سے پندرہ کلو میٹر دور ایک گاؤں "کوریا" ہے۔ وہاں کی اکثریت نے احمدیت قبول کر لی ہے۔ وہاں ہر سال آئیوری کوسٹ سے ایک ملاں آیا کرتا ہے۔ امسال بھی جب وہ آیا تو اسے معلوم ہوا کہ لوگ احمدی ہو چکے ہیں۔ اس مولوی نے ارد گرد کے دیہات کو دعوت دی کہ میرا وعظ سننے آؤ۔ جب وہ آئے اور مولوی نے پوچھا کہ احمدی ہو چکے ہو۔ یاد رکھو احمدی کوئی مذہب نہیں۔ یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں۔ اہل سنت ہو کے اتنی بڑی جہالت آپ نے کی ہے۔ میں ان کے خلیفہ سے ملاقات کر چکا ہوں اور میرے سوالوں کے وہ جواب نہ دے سکے اور غصہ میں کہنے لگے کہ تم شیطان ہو اور باہر نکل جاؤ۔ (حضور نے اس بات کے دوسرے حصہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ صرف اتنی بات سچی ہے)۔ اسی طرح احمدیت کی بہت ساری کتب بھی پڑھ چکا ہوں۔ (حضور نے فرمایا یہ بھی جھوٹ ہے)۔ لوگوں نے کہا کہ تم ہمارے مہمان ہو اور مہمان ہونے کے ناطے ہم تمہاری عزت کرتے ہیں۔ تم کہتے ہو کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ آپ ہمارے مبلغ سے ہمارے سامنے بات کریں۔

ناصر سدھو صاحب لکھتے ہیں کہ مباحثہ کے وقت جامع مسجد بھری ہوئی تھی۔ احمدی احباب اور دوسرے سب بیٹھے ہوئے تھے۔ بات شروع ہوئی تو مولوی صاحب مکر گئے کہ انہوں نے یہ کہا ہی نہیں تھا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ اس طرح ان کا جھوٹ کھل گیا۔ لوگوں نے لعن طعن کی اور کہا کہ جس طرح تم نے یہ جھوٹ بولا ہے جو پکڑا گیا ہے اسی طرح لازماً تمہاری باقی باتیں بھی جھوٹی ہیں۔

یہ بغیر وہاں ٹھہرے اپنے سارے پروگرام ترک کر کے آئیوری کوسٹ واپس چلا گیا۔

"کوریا" گاؤں کے ایک داعی الی اللہ جن کا نام حامد حمید ہے بیان کرتے ہیں کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد میرے اندر شجاعت بھر دی گئی ہے جس کی وجہ سے تبلیغ کا جنون ہے۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات خاکسار کے بچہ کو شدید بخار ہوا۔ رات کو کوئی علاج ممکن نہ تھا بچے کی حالت خراب تھی۔ اور تو کچھ نہ سوجھا نفل شروع کئے۔ صرف ایک ہی دعا نکلی جارہی تھی کہ اے اللہ اگر احمدیت سچی ہے تو میرے بچے کو شفا عطا کر دے۔ چنانچہ نفل ختم کرنے کے بعد بچہ کو دیکھا تو بخار کا نام و نشان تک نہ تھا۔

ناصر سدھو صاحب مزید بیان کرتے ہیں: جب ڈوری کے علاقہ کے ایک گاؤں میں احمدیت کا پیغام دیا گیا تو اکثریت نے قبول کر لیا مگر کچھ لوگ رکے رہے۔ ہماری واپسی کے بعد وہ وہاں قریب کے ایک گاؤں جہاں ایک ستر سالہ بوڑھا ہے جو علم الترب کا ماہر ہے۔ غیب کی خبریں اور پیشگوئیاں کرتا ہے اور لوگ دُور دُور سے گاڑیوں پر اس کے پاس آتے ہیں۔ اس کا نام نوح ہے۔ ان لوگوں نے اس سے پوچھا کہ کچھ لوگ مہدی علیہ السلام کا پیغام لے کر آئے تھے اور کہتے تھے کہ اس کی بیعت کرو۔ آپ ہمیں بتائیں کہ آیا یہ سچا ہے یا جھوٹا ہے۔ اس نے ان لوگوں کو جواب دیا کہ یہ لوگ سچے ہیں اور یہ مہدی سچا ہے۔ اور اس کی تمام نشانیاں پوری ہو چکی ہیں۔ یہ لوگ بہر حال غالب آئیں گے مگر ان کو کافی محنت کرنا پڑے گی اور علماء کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ چنانچہ اس پر باقی سب لوگوں نے بھی بیعت کر لی۔

بقیہ:لقاء مع العرب از ضفحہ ۱۲

بھی نہیں کر سکتا۔ پھر قرآن کریم فرماتا ہے:

"ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ"۔

اس کی تفسیر آنحضرتؐ نے کیسے فرمائی اور اس آیت کو کیسے سمجھا۔ اس مجلس میں تمام حاضرین عرب تھے۔ وہاں موجود تمام کندھے عرب ہونے کے ناطے عرب کندھوں کی نمائندگی کر رہے تھے۔ ان میں صرف ایک کندھا غیر عرب تھا اور وہ تھے سلمان فارسیؓ۔ آنحضرتؐ نے باوجود خود ایک عرب ہونے کے کسی بھی عرب کندھے کا انتخاب نہیں کیا بلکہ اپنا ہاتھ سلمان فارسیؓ کے کندھے پر رکھا اور فرمایا:

"لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ مِّنْ هٰؤُلَآءِ" اور یہ قرآن کریم کی آیت کے اس حصہ "ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ" کی تفسیر اور وضاحت ہے جس کے متعلق سوال اٹھایا گیا تھا۔

پس وحی کی ضرورت، اس کے جاری ہونے کا ثبوت، وحی کی ڈیمانڈ اور قرآن و حدیث سے اس کی تائید اور اس وحی کا ثبوت بھی روز روشن کی طرح واضح ہو گیا جو آنے والے نبی پر نازل ہو گی لیکن وہ نبی کلیۃً آنحضرتؐ کا تابع، آپ کا شاگرد و غلام اور امتی نبی ہوگا۔ اور اس قدر کامل متابعت ہو گی کہ گویا آنحضرتؐ کا دوبارہ ظہور ہوگا۔

حضور انور نے حاضرین مجلس کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ لوگ اور جو بھی عرب اس پروگرام کو سن رہے ہیں یہ آیت بالکل بھی آپ لوگوں سے سیادت عرب نہیں چھین رہی کیونکہ عجمی جو اس آیت میں تیار کیا گیا ہے وہ ایک عرب وجود، آنحضرت ﷺ کا کامل مطیع و غلام ہوگا۔ آپؐ کا اثر و رسوخ تو عالمگیر ہے۔ جو کچھ بھی آئندہ اس دنیا میں رونما ہونے والا ہے وہ اس عرب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ماتحتی میں رونما ہوگا۔ اس لئے آپ لوگوں کو اس سلسلہ میں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔ لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت پر جب عجمیوں نے یہ اعتراض اٹھایا کہ عربوں سے ہی کیوں؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّكَ"۔ کیا وہ تیرے ربّ کی رحمت کو تقسیم کرتے ہیں!؟ ═══

احمدیت کی طاقت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا:-

"یہ بات یقینی ہے کہ احمدیت کے مقابلہ میں عیسائیت نہیں ٹھہر سکتی۔ آج تلوار سے نہیں، دلائل سے مذہب چلتا ہے۔ غیر احمدی خواہ کتنے ہی کمزور ہوں مگر تھوڑی بہت حکومت ان کی ہے جس پر انہیں ناز ہے۔ مگر ہمارے پاس کوئی بڑی حکومت تو کیا ایک ریاست بھی نہیں۔ باوجود اس کے عیسائیت کے پیرو خواہ کسی بڑی سے بڑی حکومت و بادشاہت اور پارلیمنٹ کے پادری ہوں ہم کو ان پر فضیلت ہے کیونکہ قلوب کے فتح کرنے کے لئے جنگی بیڑے کی ضرورت نہیں۔ نہ اس کے لئے توپیں کام آسکتی ہیں نہ دماغ پر تصرف کرنے کے لئے جنگی رسالے کام آسکتے ہیں۔ یہ تو حق و صداقت ہے جس کو دل اور دماغ پر قبضہ کرنے کی طاقت دی گئی ہے اور یہ چیز خدا کے فضل سے احمدیت کے پاس ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴؍جون ۱۹۲۱ء)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔